Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
35

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8 ذوالحجہ 1438 ہجری قمری   31 ظہور 1396 ہجری شمسی   31 اگست 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 25 اگست 2017 کو جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

ایک شخص ڈوئی نام امریکہ کا رہنے والا تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا اُس کا خیال تھا کہ میں اسلام کی بیخ کنی کروں گا

حضرت عیسیٰ کو خدا مانتا تھا میں نے اُس کی طرف لکھا تھا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرے اور ساتھ اس کے یہ بھی لکھا کہ اگر وہ مباہلہ نہیں کرے گا تب بھی خدا اُس کو تباہ کر دے گا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۲۸۔اٹھائیسواں نشان۔آتمارام کی اولاد کی موت کی نسبت پیشگوئی۔ چنانچہ بیس دن میں دو لڑکے اس کے مر گئے۔اِس پیشگوئی کے گواہ وہ جماعت کے لوگ ہیں جو گورداسپور میں میرے ساتھ مقدمہ میں حاضر تھے۔

۲۹۔انتیسواں نشان۔لالہ چندولال مجسٹریٹ اکسٹرا اسسٹنٹ گورداسپور کے تنزل کی نسبت پیشگوئی۔ چنانچہ وہ گورداسپور سے تبدیل ہو کر ملتان منصفی پر چلا گیا۔

۳۰۔تیسواں نشان۔ایک شخص ڈوئی نام امریکہ کا رہنے والا تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا اُس کا خیال تھا کہ میں اسلام کی بیخ کنی کروں گا۔حضرت عیسیٰ کو خدا مانتا تھا میں نے اُس کی طرف لکھا تھا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرے اور ساتھ اس کے یہ بھی لکھا کہ اگر وہ مباہلہ نہیں کرے گا تب بھی خدا اُس کو تباہ کر دے گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی امریکہ کے کئی اخباروں میں شائع کی گئی اور اپنے انگریزی رسالہ میں بھی شائع کی گئی۔آخر اس پیشگوئی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی لاکھ روپیہ کی ملکیت سے اُس کو جواب مل گیا اور بڑی ذلّت پیش آئی اور آپ مرضِ فالج میں گرفتار ہو گیا ایسا کہ اب وہ ایک قدم بھی آپ نہیں چل سکتا۔ ہر ایک جگہ اُٹھا کر لے جاتے ہیں اور امریکہ کے ڈاکٹروں نے رائے دی ہے کہ اب یہ قابل علاج نہیں شاید چند ماہ تک مر جائے گا۔

۳۱۔اکتیسواں نشان۔میری بریت کے بارہ میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ میں پیشگوئی تھی جو اُس نے میرے پر خون کا مقدمہ کیا تھا چنانچہ اس پیشگوئی کے موافق میں بری ہو گیا۔

۳۲۔بتیسواں نشان ٹیکس کے مقدمہ میں پیشگوئی ہے جو بعض شریر لوگوں نے سرکار انگریزی میں میری نسبت یہ مخبری کی تھی کہ ہزار ہا روپیہ کی ان کو آمدنی ہے ٹیکس لگانا چاہئے اور خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ اس میں وہ لوگ نامراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

۳۳۔تینتیسواں نشان۔مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس میری نسبت بہ نیت سزا دلانے کے فوجداری میں ایک مقدمہ پولیس نے بنایا تھا اور اُس کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ ایسی کوشش کرنے والے نامراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا **انا تجالدنا فانقطع العدو واسبابہ** یعنی ہم نے تلوار کے ساتھ جنگ کیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ہلاک ہو گیا اور اس کے اسباب بھی ہلاک ہوئے۔اِس جگہ دشمن سے مراد ایک ڈپٹی انسپکٹر ہے جس نے ناحق عداوت سے مقدمہ بنایا تھا آخر طاعون سے ہلاک ہوا۔

۳۴۔چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے اس لڑکے کے مَرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا اور اُس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔

۳۵۔پینتیسواں نشان یہ ہے کہ پہلا لڑکا محمود احمد پیدا ہونے کے بعد میرے گھر میں ایک اور لڑکا پیدا ہونے کی خدا نے مجھے بشارت دی اور اس کا اشتہار بھی لوگوں میں شائع کیا گیا چنانچہ دوسرا لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔

۳۶۔چھتیسواں نشان یہ ہے کہ بشیر احمد کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہونے کی خدا نے مجھے بشارت دی چنانچہ وہ بشارت بھی بذریعہ اشتہار لوگوں میں شائع کی گئی۔بعد اس کے تیسرا لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔

۳۷۔سینتیسواں نشان یہ ہے کہ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اس کی نسبت فرمایا تُنَشَّأُ فِی الحِلیَۃ یعنی زیور میں نشو و نما پائے گی یعنی نہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا اور اس کی پیدائش سے جب سات روز گذرے تو عین عقیقہ کے دن یہ خبر آئی کہ پنڈت لیکھرام پیشگوئی کے عین مطابق کسی کے ہاتھ سے مارا گیا تب ایک ہی وقت میں دو نشان پورے ہوئے۔

۳۸۔اٹھتیسواں نشان یہ ہے کہ لڑکی کے بعد مجھے ایک اور پسر کی بشارت دی گئی چنانچہ وہ بشارت قدیم دستور کے موافق شائع کی گئی اور پھر لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔

۳۹۔اُنتالیسواں نشان یہ ہے کہ مجھے وحی الٰہی سے بتلایا گیا کہ ایک اور لڑکی پیدا ہوگی مگر وہ فوت ہو جائے گی چنانچہ وہ الہام قبل از وقت بہتوں کو بتلایا گیا بعد اس کے وہ لڑکی پیدا ہوئی اور چند ماہ بعد فوت ہو گئی۔

۴۰۔چالیسواں نشان یہ ہے کہ اس لڑکی کے بعد ایک اور لڑکی کی بشارت دی گئی جس کے الفاظ یہ تھے کہ دُختِ کرام چنانچہ وہ الہام الحکم اور البدر اخباروں میں اور شاید ان دونوں میں سے ایک میں شائع کیا گیا اور پھر اس کے بعد لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا اور وہ اب تک زندہ ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 226 تا 228)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

تین طلاق پر سپریم کورٹ کا فیصلہ!
قرآنی تعلیم پر مُہرِ تصدیق

مورخہ 22 راگست 2017 بروز منگل، سپریم کورٹ نے تین طلاق پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔ سپریم کورٹ نے ایک ہی نشست میں تین طلاق پر 6 ماہ کیلئے روک لگا دی ہے۔ گویا اب ہندوستان کا کوئی بھی مسلمان طلاق طلاق طلاق کہکر اپنی بیوی کو ہمیشہ کیلئے اپنے سے جدا نہیں کرسکتا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو یہ عدالت عالیہ کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہوگی اور وہ مجرم گردانا جائے گا اور سزاوار ٹھہرے گا۔

قارئین کو علم ہے کہ تین طلاق کا معاملہ گزشتہ سال سے سپریم کورٹ میں زیر سماعت تھا۔ ماہ جون 2017 میں اس کی شنوائی مکمل ہوچکی تھی اور فیصلہ آئندہ کسی وقت سنانے کیلئے محفوظ رکھ لیا گیا تھا۔ فیصلہ آنے پر برسر اقتدار پارٹی کے سرکردہ لیڈروں نے خوشی کا اظہار کیا اور اسے سپریم کورٹ کا ایک تاریخی فیصلہ قرار دیا۔

تین طلاق پر فیصلے کا سہرا سپریم کورٹ کے ساتھ ساتھ برسر اقتدار حکومت کے سر بھی ہے۔ اس سے ہرگز انکار نہیں۔ گرچہ اس فیصلے کا استقبال اپوزیشن پارٹی نے بھی کیا۔ اور سوائے چند ایک خاص مکتب فکر کے علاوہ ملک کے ہر طبقہ اور ہر فکر اور خیال کے لوگوں نے اس فیصلے پر خوشی کا اظہار کیا۔ تاہم تعصب سے الگ ہوکر فیصلہ کیا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا سہرا برسر اقتدار پارٹی کے سر بھی بندھتا ہے۔ کیونکہ حکومت علی الاعلان تین طلاق کے خلاف تھی۔ ہمارا حق نہیں اور نہ یہ درست ہوگا کہ ہم حکومت کی نیت پر شک کریں، ہم اسے حکومت کی طرف سے مسلم عورتوں کے حق میں ایک ہمدردانہ کاروائی قرار دیتے ہیں۔ مرکزی وزیر برائے قانون شری روی شنکر پرساد نے کہا تھا کہ حکومت تین طلاق پر کوئی بڑا فیصلہ لے سکتی ہے۔ نیز کہا تھا کہ حکومت مذہب کا احترام کرتی ہے مگر عبادت اور سماجی بُرائی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ حکومت نے مسلمان عورتوں کے حق میں اور تین طلاق کے خلاف سپریم کورٹ میں لڑائی کی اور مظلوم عورتوں کو اُن کا حق دلانے میں کامیاب رہی۔ ایسے میں اگر اس فیصلے کا کریڈٹ برسر اقتدار پارٹی کو دیا جارہا ہے تو اس میں غلط کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ایک اور حقیقت کی طرف بھی قارئین کی توجہ مبذول کرانا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت نے تقریباً 1450 سال پہلے ہی اس قسم کی تین طلاق پر ہمیشہ کے لئے روک لگا دی تھی۔ سپریم کورٹ نے تو 6 ماہ کیلئے روک لگائی ہے لیکن ہمارے آقا نے ہمیشہ کے لئے اس پر روک لگا دی ہے۔

جاننا چاہئے کہ طلاق کے احکامات قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے۔ اور قرآن مجید چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس لئے بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے احکامات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح کے واقعات آئے کہ بعض صحابہ نے ایک ہی نشست میں تین طلاق دی ہے تو آپ سخت ناراض ہوئے اور اسے فرقان مجید کی تعلیم سے کھلواڑ قرار دیا کیونکہ قرآن کے معانی و مطالب آپ پر خوب روشن تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اپنے اس فعل پر بہت نادم ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے طلاق کس طرح دی ہے؟ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ایک ہی مجلس میں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک طلاق ہوئی اگر تم چاہتے ہو تو رجوع کرلو۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 215 موسسۃ الرسالہ بیروت)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ناراض ہوئے اور فرمایا: اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ یعنی کیا وہ کتاب اللہ سے کھلواڑ کرتا ہے جبکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعۃ ومافیہ من التغلیظ)

قارئین غور فرمائیں! ایک ہی نشست میں تین طلاق دینا کتاب اللہ سے کھلواڑ ہے! اور کتاب اللہ سے کھلواڑ یقیناً بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک سچا مسلمان کبھی یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ وہ کتاب اللہ سے، اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے کھلواڑ کرے۔ اس حدیث سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت سے ایک ہی نشست میں تین طلاق پر قیامت تک کیلئے ban کا فیصلہ پہلے ہی صادر ہوچکا ہے۔ اب اگر کوئی مسلمان، یا کوئی تنظیم، یا کوئی فرقہ اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے اعمال اس کے ساتھ ہیں۔

ہاں ہمیں بہت ہی افسوس اور دُکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو سہرا قرآن کے سر تھا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر تھا، وہ سہرا آج سپریم کورٹ اور حکومت کے سر رکھا جارہا ہے۔ اس میں یقیناً مسلمانوں کا اپنا ہی قصور ہے۔ جب جب مسلمان خدا اور اس کے رسول کے احکامات کو نظر انداز کرتے رہیں گے، اور اس سے کھلواڑ کرتے رہیں گے، اُنہیں دُنیا کے سامنے اسی طرح ذلیل و رُسوا اور شرمندہ ہونا پڑے گا۔

ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جبکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی نشست میں تین طلاق کو کتاب اللہ سے کھلواڑ قرار دیا اور آپؐ نے فیصلہ صادر فرمادیا کہ ایک ہی نشست میں دی ہوئی تین طلاقیں تین نہیں ہوتیں ایک ہوتی ہے تو پھر کیوں مسلمانوں کا ایک طبقہ اس حکم کی خلاف ورزی پر مصر ہے اور ایک ہی نشست میں دی ہوئی تین طلاق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے خلاف تین ماننے پر بضد ہے؟

تین طلاق نے معاشرے میں ایک اور انتہائی قابل شرم بُرائی کو جنم دیا ہے جسے حلالہ کہا جاتا ہے۔ نکاح حلالہ یہ ہے کہ جب مرد غصے میں اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیتا ہے اور بعد میں غصہ فرو ہونے پر پچھتاتا ہے اور پھر اپنی اُسی بیوی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو ایسے میں حلالہ کی رسم عمل میں لائی جاتی ہے۔ چونکہ ان کے نزدیک طلاق بتہ واقع ہوگئی اور دائمی جدائی ہوگئی اس لئے پہلے شوہر سے نکاح کرنے سے پہلے عورت کو کسی اور مرد سے ایک دن کیلئے نکاح کرنا پڑتا ہے۔ اس کیلئے کسی ایسے مرد یا مولوی کا انتظام کیا جاتا ہے جو اس عورت سے نکاح کرلے اور ایک دن رکھنے کے بعد طلاق دے دے۔ اسلام میں ایسے وقتی نکاح کی سختی سے ممانعت ہے اور ایسا نکاح حرام ہے۔ گویا یہ زنا کی ایک صورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالتَّیْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ ھُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، بَابُ الْمُحَلِّلِ وَالْمُحَلَّلِ لَہٗ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا اللہ لعنت کرے حلالہ کرنے والے پر اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

حلالہ کی بنیاد تین طلاق ہے۔ اب اُمید ہے کہ تین طلاق پر روک لگنے سے حلالہ جیسی گندی اور شرمناک رسم بھی ختم ہوگی۔ ابھی چند دن قبل ایک ٹی وی چینل نے حلالہ کو لیکر اسٹنگ آپریشن کیا جس کی رپورٹ اخبار ہند سماچار جالندھر 17 راگست 2017 کے صفحہ 2 پر شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حلالہ کی رسم معاشرے میں کافی جڑیں پھیلا چکی ہے۔ رپورٹر نے پانچ مختلف جگہوں پر جاکر مسجد اور مدرسہ کے مولویوں سے رابطہ کیا اور فرضی کہانی بتا کر نکاح حلالہ کرنے کے لئے پوچھا۔ سب ہی بغیر کسی جھجک اور شرم کے نکاح حلالہ کے لئے راضی ہوگئے۔ بعض نے کہا کہ ہم تو یہ کام کرتے رہتے ہیں اس لئے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں بہت آسانی سے یہ کام ہوجائے گا۔ مولویوں نے بیس ہزار سے لیکر ڈیڑھ لاکھ تک اپنی فیس کا مطالبہ کیا۔ ایک نے کہا کہ اگر حق مہر بیس ہزار روپے طے ہوتے ہیں تو حلالہ کرانے کی صورت میں ہم چالیس ہزار یا پچاس ہزار روپے لیں گے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے سے مولویوں کی دوکانیں اب بند ہوتی نظر آرہی ہیں۔

ایک ہی جھٹکے میں تین طلاق دیکر اپنی بیوی کو ہمیشہ کیلئے اپنے سے جدا کردینا یقیناً علیحدگی حاصل کرنے کا بدترین طریقہ ہے جس میں افہام و تفہیم، صلح صفائی اور گفت و شنید کا کوئی موقع نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کتاب اللہ سے کھلواڑ قرار دیا اور آپؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس انتہائی قبیح اور غیر شرعی حرکت پر اس قدر ناراض ہوئے کہ ایک ہی نشست میں تین طلاق کو تین، بطور سزا کے نافذ فرمایا۔ آج اگر کوئی اُس انتہائی ناراضگی کے سبب لئے گئے تعزیری فیصلے کو بطور استدلال اور جواز کے پکڑتا ہے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذاق اُڑاتا ہے اور آپ کی ہتک کرتا ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور جمعیۃ علماء ہند وغیرہ کو سپریم کورٹ کے فیصلہ سے جھٹکا لگا ہے کیونکہ یہ تین طلاق کے حق میں ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شریعت کا حصہ ہے جس میں تبدیلی ممکن نہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ یہ ہوش کریں اور ملک کے معصوم مسلمانوں کو مس گائڈ کرنا چھوڑ دیں اور اپنی غلطیوں کو سدھاریں اور قرآن و سنت اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا راہبر بنائیں ورنہ یہی ہوگا کہ حکومت اور عدالت انہیں پکڑ پکڑ کر صحیح راستے دکھایا کرے گی۔

(منصور احمد مسرور)

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔

مَیں مربّیان اور ان کی بیویوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اپنے لباس اور اپنی نظروں میں بہت زیادہ احتیاط کریں، ان کے نمونے جماعت دیکھتی ہے۔ مربی اور مبلغ کی بیوی بھی مربی ہوتی ہے اور اس کو اپنی ہر معاملے میں اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے مرد بھی اور ہماری عورتیں بھی حیا کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرنے والے ہوں اور ہم سب اسلامی احکامات کی ہر طرح پابندی کرنے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2017)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل کرتا ہے وہ روحانی اخلاقی علمی اعتقادی بہتری کے لئے ایک عہد کرتا ہے اور اس دور میں جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہوا ہے اور جماعتی پروگرام جلسے، خطبات اور سب سے بڑھ کر بیعت کے حوالے سے عالمی بیعت میں تو ایم.ٹی.اے اور انٹرنیٹ کے ذریعہ لاکھوں احمدی شامل ہوتے ہیں اس لئے ہر وہ احمدی جو پیدائشی احمدی ہے یا خود بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں تو بیعت کے عہد کا پتا نہیں ہے۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس چیز کی کہ ہم بیعت کرنے کے بعد اس کی تفصیلات جاننے کی کوشش کریں اور بیعت کے عہد کو سامنے رکھیں

اگر ہم جائزہ لیں تو ہمارے اندر بھی ایک قابل فکر تعداد ایسی ہے جو باوجود بیعت کے عہد کے ان باتوں پر عمل نہیں کرتی

احمدی وکیلوں کو بھی چاہئے اور فریقین کو بھی کہ وہ اپنے عہد بیعت اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو اپنے مفادات پر ترجیح دیں

ایک مومن کا کام ہے کہ جھگڑوں کو طُول دینے کی بجائے اپنی ضدوں پر اَڑنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر نرمی پیدا کر کے جماعتی نظام یا قضا میں اپنے معاملات لائیں اور کوشش یہ ہو کہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں ہم نے ان غلط فہمیوں یا جائز ناجائز شکایتوں کو دُور کر کے آپس میں پیار اور محبت سے زندگی گزارنی ہے

اگر جھگڑوں کو ہم نے احسن رنگ میں نپٹانا ہے تو ضدوں کو چھوڑنے کی ضرورت ہے بلکہ بعض اوقات جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے اگر حق بنتا بھی ہے تو اس حق کے لینے میں دوسرے فریق کو سہولت دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض دفعہ کچھ حد تک حق چھوڑنا بھی پڑ جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش کو جذب کرنے کیلئے ہمیں دنیا میں اپنے معاملات میں ایک دوسرے سے نرمی اور رحم کا سلوک کرنا چاہئے نہ کہ صرف سختی اور پکڑ اور صرف اپنے حق کی فکر ہو

باہمی لین دین اور قرضوں کے حصول اور ادائیگی کے معاملات میں سچائی اور دیانت سے معاملات طے کرنے اور قضا کے فیصلوں کو تسلیم کرنے اور ضدّوں اور اَناؤں کو چھوڑنے کی بابت قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے اسلامی تعلیم کا تذکرہ اور افراد جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 راگست 2017ء بمطابق 11 ظہور 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

ہر احمدی جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل کرتا ہے وہ روحانی اخلاقی علمی اعتقادی بہتری کے لئے ایک عہد کرتا ہے اور اس دور میں جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہوا ہے اور جماعتی پروگرام جلسے، خطبات اور سب سے بڑھ کر بیعت کے حوالے سے عالمی بیعت میں تو ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ کے ذریعہ لاکھوں احمدی شامل ہوتے ہیں اس لئے ہر وہ احمدی جو پیدائشی احمدی ہے یا خود بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں تو بیعت کے عہد کا پتا نہیں ہے۔

پس اگر ضرورت ہے تو اس چیز کی کہ ہم بیعت کرنے کے بعد اس کی تفصیلات جاننے کی کوشش کریں اور بیعت کے عہد کو سامنے رکھیں۔ اگر ہم بیعت کی شرائط میں بیان کردہ اخلاقی بہتری کی شرائط کو ہی سامنے رکھیں تو ہمارے اخلاقی معیار، معاشرتی تعلقات، کاروباری معاملات اور روزمرّہ کے لین دین کے معاملات، گھریلو اور عائلی معاملات، ان سب میں ایک غیر معمولی بہتری اور بلندی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ان معیاروں سے بھی بہت دُور ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس تعلق سے اپنی شرائط میں جن باتوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ مثلاً کہ جھوٹ نہیں بولنا، ظلم نہیں کرنا، خیانت سے بچنا ہے۔ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہونا۔ عام دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں کی وجہ سے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہیں دینی۔ تکبر نہیں کرنا۔ عاجزی اختیار کرنی ہے۔ ہمیشہ خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی ہے۔ عموماً بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 563 تا 564)

ہم اگر ان باتوں پر توجہ دیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہم نہ صرف اخلاق کے اعلیٰ معیار حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ان کی بلندیوں کو چھو سکتے ہیں۔ اپنے اخلاق کے معیار بڑھا سکتے ہیں، اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم جائزہ لیں تو ہمارے اندر بھی ایک قابل فکر تعداد ایسی ہے جو باوجود بیعت کے عہد کے ان باتوں پر عمل نہیں کرتی۔ جب تک ہم ذاتی طور پر ایسی صورتحال سے نہیں گزرتے جہاں ہمیں اپنے حقوق قربان کر کے یا اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اپنے اعلیٰ اخلاق کو اختیار کرنا ہو، ہم بڑے زور وشور سے یہ کہتے ہیں کہ یقیناً ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہمیں کرنا چاہئے اور جو یہ نہیں کرتا وہ بڑا ظلم کرتا ہے۔ لیکن جب ہم براہ راست متأثر ہو رہے ہوں تو ہم میں سے اکثریت ان اخلاق کو بھول جاتی ہے۔ اگر ضرورت پڑتی ہے تو اپنی بات کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں کہ اس میں سچائی نہیں رہتی بلکہ وہ جھوٹ کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ اپنے حق کے حاصل کرنے کے لئے بعض دفعہ ظلم بھی کر جاتے ہیں۔ بعض لوگ بعض دفعہ خیانت کے مرتکب ہو جاتے ہیں اور جھوٹی گواہیاں اپنے آپ کو خیانت سے بچانے کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ اگر ہاتھ سے نہیں تو زبان سے تو اکثر اپنے مقصد کو پورا کرنے کیلئے دوسروں کو تکلیف دے دیتے ہیں۔ عاجزی دکھانے کی بجائے اَنا غالب آ جاتی ہے اور بسا اوقات تکبر کا کم یا زیادہ اظہار بھی ہو جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ قضا کے بعض معاملات جب میرے سامنے آتے ہیں تو جھوٹ اور سچ کو ثابت کرنے کی بجائے، حق لینے کی بجائے، ہٹ دھرمی اور ضد کا ایسا اظہار ہوتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ کاروباروں میں سچائی پر بنیاد کی بجائے ذاتی مفادات حاصل کرنے کی طرف زیادہ توجہ رہتی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ فریقین نے جو وکیل کئے ہوتے ہیں وہ اپنی پیشہ وارانہ مہارت دکھانے کے لئے اور اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش میں ایسی غلط بیانیاں کرتے ہیں جو جھوٹ ہوتا ہے۔ چاہے وہ لین دین کے معاملات ہوں یا میاں بیوی کے جھگڑے کے یا کسی بھی قسم کے معاملات ہوں وکیلوں کی وجہ سے طُول پکڑ جاتے ہیں۔ پس احمدی وکیلوں کو بھی چاہئے اور فریقین کو بھی کہ وہ اپنے عہد بیعت اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو اپنے مفادات پر ترجیح دیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جھگڑے ہوتے ہی اس وقت ہیں جب صحیح طور پر یا غلط، جائز یا ناجائز شکوے اور شکایتیں پیدا ہونی شروع ہوتی ہیں، بدظنیاں پیدا ہونی شروع ہوتی ہیں، ایسے وقت میں ایک مومن کا کام ہے کہ جھگڑوں کو طُول دینے کی بجائے، اپنی ضدوں پر اَڑنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر نرمی پیدا کر کے جماعتی نظام یا قضا میں اپنے معاملات لائیں اور کوشش یہ ہو کہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم نے ان غلط فہمیوں یا جائز ناجائز شکایتوں کو دُور کر کے آپس میں پیار اور محبت سے زندگی گزارنی ہے۔ لیکن اگر جس کے ذمہ حق بنتا ہے اور جس کا حق بنتا ہے دونوں ضدّی طبیعت کے مالک ہوں تو پھر چاہے جماعتی نظام ہے یا قضا ہے یا ملکی عدالت بھی ہے یہ سب جیسے بھی انصاف پر مبنی فیصلہ کریں کبھی بھی معاملہ انجام کو نہیں پہنچتا۔ ایک عدالت کے بعد دوسری عدالت میں اپیلیں ہوتی رہتی ہیں اور پھر اگر قضا میں آئے ہوئے فریق کا پانچ رکنی قضا کا بورڈ بھی فیصلہ کر دے تو پھر بھی جس کے ذمہ حق بنتا ہے بعض دفعہ وہ حق مار جاتا ہے اور حق نہیں دیتا یا فیصلہ تسلیم نہیں کرتا ہے یا پھر مجھے لکھ دیتے ہیں کہ ہم پر بڑا ظلم ہوا ہے آپ خود اس معاملے کو دیکھیں۔ اور یہ شکوے کبھی ختم نہیں ہوتے اور حقیقت میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اظہار اَنا اور ضد کی وجہ سے ہوتا ہے۔

پس اگر جھگڑوں کو ہم نے احسن رنگ میں نپٹانا ہے تو ضدوں کو چھوڑنے کی ضرورت ہے بلکہ بعض اوقات جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے حق اگر بنتا بھی ہے تو اس حق کے لینے میں دوسرے فریق کو سہولت دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض دفعہ کچھ حد تک حق چھوڑنا بھی پڑ جاتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ: 281)۔ اور اگر کوئی تنگ حال ہو کر آئے تو آسائش ہونے تک اسے مہلت دینی چاہئے اور اگر تم اپنے قرض معاف کر دو، خیرات کر دو تو یہ بہت اچھا ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ تمہیں پتا ہونا چاہئے کہ تم پر بھی ایسے حالات آ سکتے ہیں جب مجبوریاں ہوں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے بہت سے معاملات میں چھوٹ دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ جو تمام طاقتوں کا مالک ہے ہمیں ہمارے معاملات میں پکڑنے لگ جائے تو ہمارا کوئی

ٹھکانہ نہ رہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے معاملات میں نرمی اور سہولت کا سلوک کریں۔ یہ ایک اصولی ہدایت ہے روزمرہ کے معاملات میں بھی، کاروباروں کے معاملات میں بھی، قرضوں کے لین دین کے معاملات میں بھی یہ چیزیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مومنوں کو بار بار توجہ دلائی ہے کہ تم دنیا میں رحم اور نرمی سے کام لو تو آسمان پر خدا تعالیٰ بھی تم سے رحم کا سلوک کرے گا۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الرحمۃ، حدیث 4941)

ورنہ ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا بھی ایک دن حساب ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ صرف حق پر فیصلہ کرنے لگے تو بخشش بڑی مشکل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش کو جذب کرنے کیلئے ہمیں دنیا میں اپنے معاملات میں نرمی اور رحم کا سلوک ایک دوسرے سے کرنا چاہئے نہ کہ صرف سختی اور پکڑ اور صرف اپنے حق کی فکر ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرض وصول کرنے والوں کو قرض دینے والے سے نرمی کا سلوک کرنے پر ثواب کی خوشخبری دی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی سے قرض کی رقم لینی ہو اور وہ اس کو مقررہ میعاد گزرنے کے بعد مہلت دیتا ہے تو ہر وہ دن جو مہلت کا گزرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر، حدیث 2418)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا کہ صدقہ وخیرات تمہاری بلاؤں اور مشکلات کو اور مصیبتوں کو دُور کرتے ہیں۔ (کنز العمال، جلد 6، صفحہ 148، حدیث 15978، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس کیا ہی اعلیٰ سودا ہے کہ اپنے بھائی کو سہولت دینا ثواب کا مستحق بھی بنا رہا ہے اور بہت سی بلاؤں اور مشکلوں سے بھی ہمیں بچا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تھوڑی سی بھی نیکی کو اجر کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اگر ہم قرآن کریم کی اس سنہری ہدایت کو یاد رکھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سامنے رکھیں تو ایک پُرامن معاشرے کا قیام عمل میں آئے۔ بے چینیاں پھر نہ پھیلیں۔ کبھی رنجشیں لمبی نہ چلتی چلی جائیں۔ فیصلوں پر عمل درآمد کرانے والے اداروں کا بھی حرج نہ ہو۔ وہ ان جھگڑوں کو نپٹانے کی بجائے کسی تعمیری کام کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ قضا کا بھی حرج نہ ہو گو قضا اسی مقصد کے لئے بنائی گئی ہے کہ فیصلے ہوں لیکن اگر فیصلوں کو ماننے میں دونوں فریق نرمی کا رویّہ رکھیں تو بلاوجہ کا حرج نہ ہو۔ اور بعض دفعہ ایک ہی معاملے کے لمبا چلنے کی وجہ سے بعض دوسرے معاملات متاثر ہوتے ہیں وہ متاثر نہ ہوں اور خود فریقین کو جو قضا میں آنے یا عدالتوں میں جانے اور وکیل کرنے کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں ان سے بھی بچت ہو جائے۔ بعض دفعہ تو ایسے ضدی ہوتے ہیں کہ وہ اپنا نقصان برداشت کر لیتے ہیں لیکن یہی چاہتے ہیں کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو اور اس کے لئے جہاں تک جایا جا سکتا ہے جایا جائے۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگ، بعض فریق مجھے بھی لکھتے ہیں کہ اب آپ اس معاملے کو دیکھیں۔ سو اگر ضدّیں نہ ہوں، اَنائیں نہ ہوں تو پھر میرا وقت بھی ان فضولیات میں ضائع ہونے سے بچ جائے۔ میں بعض دفعہ معاملات دیکھنے کے بعد جب فریقین کو جواب دیتا ہوں لیکن اگر ان کی مرضی کا جواب نہیں ہوتا تو پھر بھی وہ اپنی بات پر، ضد پر قائم رہتے ہیں، اڑے رہتے ہیں کہ نہیں ہم ہی ٹھیک ہیں اور یہی ضد ہوتی ہے کہ فیصلہ بھی ہمارے حق میں ہو اور سہولت بھی ہم نے دوسرے فریق کو کوئی نہیں دینی۔ میرے واضح طور پر لکھنے کے باوجود بعض دفعہ نہایت ڈھٹائی سے تیسرے چوتھے مہینے خط لکھ جاتے ہیں کہ ہم نے اپنے معاملے کے بارے میں لکھا تھا اور ہم حق پر ہیں اس دفعہ فیصلہ کو دوبارہ دیکھا جائے اور ہمیں ہمارا حق دلوایا جائے۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ قضا کے فیصلے سو فیصد درست ہوتے ہیں لیکن اَسّی پچاسی فیصد بہرحال درست ہوتے ہیں اور جو شواہد اور ثبوت پیش کئے جاتے ہیں ان کی روشنی میں وہ صحیح ہوتے ہیں۔ اگر غلط بھی ہوتے ہیں تو نیّت پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اپنی طرف سے نیک نیتی سے یہ لوگ فیصلے کرتے ہیں۔ پس اگر ایک فریق کے خیال میں اس کا حق بنتا ہے لیکن فیصلہ اس کے خلاف ہو جاتا ہے تو اس پر قضا پر یا قاضی پر الزام نہیں لگانا چاہئے۔ بعض لوگوں کو یہ الزام لگانے کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ انہوں نے حقائق کے مطابق ہی فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اگر کسی فیصلہ میں کوئی ابہام ہو یا دوسرے فریق کے خیال میں اس فیصلہ میں ابہام ہے تو اس فریق کی درخواست پر بعض دفعہ مَیں بھی فائل منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اکثر فیصلے صحیح ہوتے ہیں اور صرف بدظنیوں کی وجہ سے شکوک وشبہات دل میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ پس بدظنیوں سے بچنا چاہئے۔ بدظنی پھر ایک اور برائی کا راستہ کھول دیتی ہے۔

قضا کے معاملات براہ راست لین دین کے ہوں، کاروباری ہوں یا عائلی ہوں، ہر معاملے میں وہ براہ راست یا بالواسطہ مالی لین دین کا معاملہ بن جاتا ہے۔ کہیں حق مہر کی ادائیگی ہے۔ کہیں سامان کی ادائیگی ہے میاں بیوی کے جھگڑوں میں اور لین دین کے معاملوں میں تو اکثر دفعہ مالی معاملات ہی ہوتے ہیں۔ تو بہرحال مالی معاملات ہر جھگڑے میں کسی نہ کسی ذریعہ سے involve ہو جاتے ہیں اور سہولت دینے والا جو اصول ہے کہ سہولت دی جائے یہ ہر جگہ کچھ نہ کچھ حد تک ضرور چلتا ہے۔ عائلی معاملات میں بھی نقد رقم کا مطالبہ، لین دین کے معاملات میں بھی اکثر رقم کا مطالبہ ہوتا ہے۔ عائلی معاملات میں مثلاً جیسا کہ میں نے کہا حق مہر کی ادائیگی ہے۔ یہ بھی یقیناً ایک قرض ہے جو خاوند کے ذمہ ہے۔ لیکن بسا اوقات لڑکی والے لڑکے کی حیثیت سے زیادہ حق مہر بھی رکھوا لیتے ہیں۔ ایک طرف تو لڑکا پابند ہے کہ قرض کو ادا کرے۔ حق مہر ایک قرض ہے۔ دوسری طرف لڑکی والے بھی زیادتی کر جاتے ہیں کہ حق مہر زیادہ رکھوا لیتے ہیں تا کہ کسی طرح لڑکے کو باندھ لیا جائے جو لڑکے کے لئے ادا کرنا مشکل ہوتا ہے اور صرف مشکل نہیں ہوتا بلکہ دوسرا فریق اس کو ادا کرنے کی توفیق ہی نہیں رکھتا۔ اگر قضا لڑکے کے حالات کو دیکھ کر حق مہر کم کر دے تو اس پر بھی فریق ثانی کو اعتراض شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح براہ راست قرض کے لین دین کے معاملات ہیں۔ ان میں اگر قضا حالات دیکھ کر قسطیں مقرر کر دے تو اس پر بھی دوسرے فریق کو اعتراض ہو جاتا ہے۔

ہم احمدی ایک پُرامن معاشرے کے بارے میں جب دنیا کو کہتے ہیں تو ہمیں بھی اپنے ہر معاملے میں معاشرے میں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صحابہ آپس کے معاملات میں کیسے رویّے رکھتے تھے اس کی ایک جھلک ایک واقعہ سے ملتی ہے۔

حضرت ابوقتادہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مسلمان کے ذمّہ ان کا کچھ قرض تھا۔ جب بھی یہ اس کے پاس قرض کا تقاضا کرنے جاتے تو وہ چھپ جایا کرتا تھا۔ ایک دن یہ گئے تو اس کے بیٹے سے پتا چلا کہ وہ گھر میں ہی ہے۔ انہوں نے باہر سے آواز دی اور کہا کہ مجھے پتا چل گیا ہے کہ تم گھر میں ہی ہو۔ اس لئے اب چھپنا بے فائدہ ہے۔ باہر آؤ اور مجھ سے بات کرو۔ جب وہ شخص باہر آیا تو انہوں نے اس سے چھپنے کی وجہ معلوم کی تو اس نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میں آجکل بہت زیادہ تنگ دست ہوں۔ میرے مالی حالات بڑے بُرے ہیں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ عیالدار ہوں۔ بچے بہت ہیں۔ ان کے بھی اخراجات پورے کرنے ہیں۔ اس پر ابوقتادہ نے کہا کہ واقعی ایسا ہے جیسا تم کہہ رہے ہو؟ تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم میرا یہی حال ہے۔ اس پر انہوں نے اس کا سارا قرض معاف کر دیا۔ (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، حدیث 4000)

تو یہ ہے وہ رویّہ جو مومنوں میں ایک دوسرے کے لئے نرم رویّے اور محبت اور پیار پھیلانے والا ہے جس سے امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔ لیکن اس میں قرض دینے والے کی حالت کا بھی بیان ہے۔ وہ ضدی اور رقم ہضم کرنے والا نہیں تھا بلکہ اسے احساس اور شرمندگی ہے کہ قرض ادا نہیں کر سکتا اس لئے چھپتا پھرتا تھا۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ دینا نہیں ہے۔ جبکہ آجکل ایسے معاملات بھی سامنے آجاتے ہیں جو اس سے بالکل الٹ رخ کے ہیں کہ قرض لے لیتے ہیں اور پھر یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم نے نہیں لیا تھا۔ پس امن کا معاشرہ دونوں فریقین کے رویّے سے قائم ہوتا ہے۔ قرض دینے والے یا جس کا حق بنتا ہے اس کی طرف سے سہولت دینے سے اور قرض ادا کرنے والے یا جس کے ذمہ حق کی ادائیگی ہے اس کی طرف سے احساس ذمہ داری اور ادائیگی کے احساس کی وجہ سے اور فکر کی وجہ سے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہمیں بھی اس طرح کے احساسات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ قضا چاہے سہولت دے یا نہ دے یا قضا کسی کو ادائیگی کے لئے پابند کرے یا نہ کرے حق لینے والے کو اپنے نرم جذبات کا اظہار کرنا چاہئے اور حق دینے والے کو ادائیگی کی ذمہ داری کا احساس کر کے پھر اس ادائیگی کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

حق ادا نہ کرنا اور پھر ڈھٹائی دکھانا اس کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے مکان کا مقدمہ تھا۔ قادیان میں کرایہ دار اس کا مکان خالی نہیں کر رہے تھے۔ وہ شخص جس کا مکان تھا وہ قادیان میں نہیں رہتا تھا بلکہ فوج میں ملازمت کرتا تھا اور سال میں چند دن کے لئے قادیان آیا کرتا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ تم فوج میں ملازم ہو۔ تم قادیان صرف سال میں پندرہ بیس دن کے لئے آتے ہو۔ اتنا عرصہ تم مہمان خانے میں بھی رہ سکتے ہو۔ لنگر خانے میں، دار الضیافت میں رہ سکتے ہو یا اپنے کسی دوست کے پاس بھی ٹھہر سکتے ہو۔ اس وقت یہاں مکانوں کی کمی ہے اگر تم نے کرایہ دار کو صرف اپنے چند روز قیام کے لئے نکالا تو اسے بڑی تکلیف ہوگی۔ پھر آپ نے اسے مثال دی کہ دیکھو صحابہ نے تو باہر سے آنے والوں کو اپنی جائیدادیں بھی دے دیں لیکن تم دس پندرہ دن کے قیام کے لئے ساڑھے گیارہ مہینے رہنے والے کو گھر سے نکالنا چاہتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری اس بات کا اس پر بڑا اثر ہوا۔ کہنے لگا کہ حضور آپ صحیح فرماتے ہیں اسے تنگ کرنا میری غلطی ہے لیکن آپ اس کرایہ دار سے بھی تو پوچھیں کہ اس نے گزشتہ آٹھ نو ماہ سے میرا کرایہ نہیں دیا جس کی وجہ سے میں نے سوچا ہے کہ اس سے گھر خالی کروالوں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے اس مالک مکان سے کہا کہ یہ معقول وجہ ہے اور تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اسی کا ہے جو اپنا مقدمہ پیش کر رہا ہے اور یہ بھی نہیں بتا رہا کہ میں نے اتنے مہینے سے کرایہ بھی نہیں دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت میری عجیب حالت تھی کہ مَیں نے جو مالک مکان تھا اس کے دل کو نرم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے ایک ایسی بات کر دی جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اگر دوسرے فریق نے کرایہ ادا کیا ہوتا تو فرماتے ہیں کہ میں نے میدان مار لیا تھا۔ پھر میں جو فیصلہ کرنا چاہتا تھا وہ ہو جاتا لیکن اس نے تو کرایہ بھی ادا نہیں کیا تھا اور پھر قبضہ بھی جمائے رکھنا چاہتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری حالت اس وقت ویسی ہی ہو گئی جیسے کہتے ہیں کہ ایک پٹھان تھا اس نے کہیں سے سن لیا کہ اگر کسی کو کلمہ پڑھایا جائے تو انسان جنت میں چلا جاتا ہے۔ اس نے ایک ہندو کو پکڑ لیا کہ کلمہ پڑھو۔ ہندو نے کہا کہ میں ہندو ہوں۔ مجھے کلمہ سے کیا غرض ہے۔ اس نے کہا نہیں پڑھو اور تلوار نکال لی کہ ورنہ مَیں تمہیں قتل کر دوں گا۔ آخر ہندو نے کہا اچھا پڑھاؤ مجھے کلمہ۔ پٹھان کہنے لگا تم خود پڑھو۔ میں نے نہیں پڑھانا۔ ہندو کہنے لگا میں کس طرح پڑھ سکتا ہوں مجھے کیا پتا کلمہ کیا چیز ہے۔ تم مسلمان ہو تم مجھے پڑھاؤ تمہیں آتا ہوگا۔ پٹھان کہنے لگا مجھے تو نہیں آتا۔ آج قسمت خراب ہے ورنہ آج میں نے تمہیں کلمہ پڑھا کے جنت میں چلے جانا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسی طرح میں نے نصیحت کر کے مالک مکان کا دل نرم کیا۔ جب دل نرم ہو گیا تو اس نے ایسی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔
(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

بات کی کہ میرا کلمہ وہیں کا وہیں رہ گیا۔ اگر دوسرے فریق نے کرایہ ادا کیا ہوتا، حق نہ مارا ہوتا تو میں مالک کو کلمہ پڑھا لیتا۔
(ماخوذ از مسلمانوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا، انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 220 تا 221)

پس مومنوں کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے میں چستی دکھانی چاہئے۔ اور یہ صرف ایک واقعہ نہیں اکثر واقعات ہیں۔ اس لئے جب معاملات قضا میں بھی آتے ہیں یا خلیفۂ وقت کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو ساری بات سچائی پر مبنی ہونی چاہئے بجائے اس کے کہ اپنی بات کر کے بعد میں خلیفۂ وقت کو شرمندہ ہونا پڑے۔ اس کو شرمندگی سے بھی بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج جیسا کہ مَیں نے کہا بہت سے معاملات ایسے بھی ہیں کہ حق لینے والے کے رویّے کو ہم نرم کر بھی لیں تو حق دینے والے کا رویّہ معاملہ آگے نہیں بڑھنے دیتا اور پھر یہ بھی شکوہ ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ نرمی نہیں کی گئی۔

اس حوالے سے کہ حسین معاشرے کے قیام کے لئے کیسی باتیں ہونی چاہئیں؟ کس قسم کا حسین معاشرہ ہونا چاہئے؟ مسلمانوں میں دونوں طرف جو فریقین ہیں ان کو کس طرح اپنے حق ادا کرنے چاہئیں؟ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات پیش کرتا ہوں۔

آپؐ ایک موقع پر آپس کے معاملات میں نرمی پیدا کرنے والے کو دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کرنے والے آدمی پر رحم فرمائے جب وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور جب وہ قرضے کی واپسی کا تقاضا کرتا ہے۔
(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السہولۃ والسماحۃ فی الشراء والبیع ......الخ، حدیث 2076)

پھر آپ نے آسانیاں پیدا کرنے والوں کو خوشخبری دیتے ہوئے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت اور قرض دیتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی پیدا کرتا تھا۔ اس بات پہ ہی اس کو جنت میں داخل کیا۔
(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث 3451)

پھر ایک روایت میں آتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دست مقروض کو قرضہ کی ادائیگی میں مہلت دی یا معاف کر دیا تو قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا۔ (سنن الترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء فی انظار المعسر والرفق بہ، حدیث 1306)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بخشش کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اگر وہ کسی تنگ دست شخص کو دیکھتا تو اپنے ملازموں کو کہتا کہ اس سے صرفِ نظر کرو۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی صَرفِ نظر فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ چنانچہ اس کے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس سے صَرفِ نظر فرمایا۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من انظر معسرا، حدیث 2078)

پس جن کو توفیق ہو ان کو چاہئے کہ جس حد تک ممکن ہو سہولت مہیا کریں بجائے اس کے کہ لڑائی جھگڑوں اور عدالتوں میں فضول وقت ضائع کریں اور رقم خرچ کریں۔

لیکن اسلام صرف یہی نہیں کہتا کہ قرض دینے والے اور حق لینے والے یہ سہولتیں دیں۔ اسلام ایک ایسا معاشرہ قائم کرتا ہے اور ہر ایک فریق کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے جس سے دلوں کی نفرتیں دور ہوں اور امن بھی قائم ہو۔ اس لئے جس کے ذمہ حق کی ادائیگی ہے انہیں بھی بڑی تلقین کرتا ہے۔ اب حضرت مصلح موعود نے جو مثال دی اور بہت سی مثالیں سامنے آجاتی ہیں کہ لوگ بغیر کسی مجبوری کے حق کی ادائیگی میں لیت و لعل سے کام لیتے ہیں اور ایسے لوگوں کا کبھی نظام ساتھ نہیں دیتا اور نہ دے سکتا ہے۔ اگر ایسے لوگوں کا ساتھ دینے لگ جائیں تو پھر حقوق غصب کرنے والوں کو کھلی چھٹی مل جائے گی اور امن کے بجائے معاشرے میں فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ فساد سے بچنے کی کوشش کروں گا۔
(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 564)

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بھی ہمیں ہدایت سے نوازا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دولت مند کا قرض ادا نہ کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو ٹال مٹول کرنے والے کا پیچھا کرنے کو کہا جائے تو چاہئے کہ اس ٹال مٹول کرنے والے کا پیچھا کرے یعنی پھر مجبور کر کے اس سے دوسروں کا حق دلوایا جائے قرض ادا کروایا جائے۔
(صحیح البخاری، کتاب الحوالات، باب الحوالۃ وھل یرجع فی الحوالۃ؟، حدیث 2287)

یہاں کوئی نرمی نہیں۔ کسی سہولت کی ضرورت نہیں کیونکہ اس دوسرے فریق کو توفیق ہے۔ بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا اگر یہ نہیں کریں گے تو اس سے تو غاصبوں کو اور حق مارنے والوں کو جرأت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا کہ قرض ادا کرنے والے کا ٹال مٹول کرنا اس کی آبرو اور اس کی سزا کو حلال قرار دیتا ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الاقضیۃ، باب فی الدین ھل یحبس بہ حدیث 3628)

پس نظام جماعت کا فرض ہے کہ ایسے حقوق غصب کرنے والوں کو اگر وہ تعاون نہیں کرتے تو سزا دے۔ پس جب قضا کے فیصلوں کے مطابق تعمیل نہ کرنے والوں اور حق مارنے والوں کو سزا ملتی ہے تو پھر انہیں شور نہیں مچانا چاہئے کہ ہم سے نرمی کا سلوک نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے اسے سزا دیئے جانے کا حق نظامِ جماعت کو دیا ہے۔ ملکی قانون بھی ایسے لوگوں کو سزا دیتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑے انذار کا اور خوف دلانے والا ارشاد ہے جو آپ نے حق ادا نہ کرنے والوں کو فرمایا ہے اگر حق مارنے والے اسے اپنے سامنے رکھیں تو کبھی کسی کا حق مارنے کا نہ سوچیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے لوگوں سے واپسی کرنے کی نیت سے مال لیا یا قرض لیا اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادائیگی کروا دے گا اور فرمایا کہ جو شخص مال کھانے اور تلف کرنے کی نیت سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض واداء الدیون ......الخ، باب من اخذ اموال الناس یرید اداءھا أو اتلافھا، حدیث 2387)

پس اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ وسائل اور ذرائع پیدا فرما دیتا ہے یا قرض دینے والے کے دل میں نرمی کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر نیت ہی نیک نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے سزا دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو عموماً ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کی جائیداد یا موجود رقم اس قرض کی ادائیگی کی کفایت نہ کرتی ہو۔ (صحیح البخاری، کتاب الحوالات، باب ان احال دین المیت علی رجل، جاز حدیث 2289)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے بچنے کی دعا بھی کیا کرتے تھے بلکہ قرض اور کفر کو آپ نے ملایا ہے۔ چنانچہ ایک روایت ہے۔ صحابی کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مَیں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قرض کا معاملہ کفر کے برابر کیا جائے گا؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (سنن النسائی کتاب الاستعاذۃ باب الاستعاذۃ من الدین حدیث 5475)

اس بارے میں مزید وضاحت حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے بھی ملتی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی کہنے والے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارے میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث 832)

پس یہ وجہ ہے کہ پناہ مانگنی چاہئے اور براہ راست قرض لینے والے بھی حتی الوسع قرض لینے سے بچیں۔ ان کو بچنا چاہئے اور اگر لے لیا ہے تو پھر ادائیگی کی فکر بھی کرنی چاہئے اور حقوق کی ادائیگی جو قرض کی طرح ہی ہے اس کی ادائیگی کی طرف بھی سنجیدگی سے توجہ دینی چاہئے۔ قضا کے فیصلوں کے بعد اگر حقوق اور قرض معاف کروانے ہوں تو پھر فریق ثانی سے معاف کروانے چاہئیں۔ جس کا حق ادا کرنا ہے وہی اپنا حق معاف کر سکتا ہے یا اس میں سہولت دے سکتا ہے۔ پس افراد جماعت کو اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نسخہ بتایا۔ بہت سارے لوگ قرضوں کے بارے میں لکھتے ہیں تو وہ اس پر عمل کر کے دیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک تو استغفار بہت زیادہ کیا کرو۔ دوسرے یہ کہ فضول خرچی چھوڑ دو۔ اکثر قرضے لوگ اس لئے لیتے ہیں کہ فضول خرچی کر رہے ہوتے ہیں۔ خواہشات بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ اور تیسرے آپ نے فرمایا کہ اگر ایک پیسہ بھی ملے تو قرض خواہ کو دے دو۔
(ماخوذ از بدر، جلد 11، نمبر 2 تا 3، مورخہ 9/نومبر 1911، صفحہ 3)

تھوڑی تھوڑی رقمیں بھی اگر کہیں سے تمہارے پاس آتی ہیں اور اپنے خرچ کرنے کے بعد جس حد تک تم اس کی ادائیگی کے متحمل ہو سکتے ہو تو وہ ادائیگی کرنے کی طرف توجہ کرو۔ جمع کرتے جاؤ یا ویسے قسطوں میں ادا کرتے جاؤ۔ بہرحال ایک فکر ہونی چاہئے کہ چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی اگر آتی ہے، اس کو بچت ہوتی ہے اور اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کے بچت کرنی ہے، تو اس سے قرض کی ادائیگی ہونی چاہئے۔

بعض لوگ شوق میں قرض لے لیتے ہیں یہ فضول خرچی ہے۔ کسی نے مجھے لکھا کہ میرے پاس کار تو ہے لیکن فلاں کار مجھے بڑی پسند ہے اور پیسے نہیں ہیں۔ کیا میں بنک سے قرض لے کر وہ کار خرید سکتا ہوں۔ اگر ایک دفعہ انسان قرض لے لے تو پھر قرضوں میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ پس ان فضول خواہشات سے بچنا چاہئے۔ اسی طرح بہت سارے لوگوں نے کاروبار کرنے شروع کئے۔ کوئی تجربہ نہیں ہے۔ نوجوان ہیں اور کاروبار کے نام پر لوگوں سے رقمیں لے لیں۔ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے سارا کاروبار ختم ہو گیا۔ خود بھی محتاج ہو گئے اور لوگوں کے پیسے بھی لے ڈوبے۔ تو ایسے لوگوں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور دینے والوں کو بھی بجائے اس کے کہ بعد میں شکوے پیدا ہوں اور مقدمے کریں۔ پہلے ہی سوچ سمجھ کر کسی کو قرضے دینے چاہئیں۔ اگر کاروبار میں بھی لگانا ہے تو کیونکہ ان کی اپنی بھی رقم ڈوبتی ہے اور جس شخص کو دیا ہوتا ہے وہ بیچارہ بھی، بیچارہ تو نہیں ہوتا بعض دفعہ تو شرارت سے لوگ کر رہے ہوتے ہیں یا نیت ہی نیک نہیں ہوتی اور اس وجہ سے پھر مقدمہ بازی میں پھنس کے ذلیل و رسوا بھی ہوتے ہیں۔ بہرحال ان چیزوں سے ہمیں بچنا چاہئے تا کہ ایک پُرامن معاشرہ ہمارے اندر ہمیشہ قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک حقیقی مومنانہ رنگ پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایک پُرامن معاشرہ ہم قائم کرنے والے ہوں اور جو اعلیٰ اخلاق ہیں، اخلاق کے اعلیٰ معیار ہیں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع رکھی ہے جن کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے، جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی توجہ دلائی ان کو ہم اپنانے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم عامر علی عامر صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم عامر علی احمد عامر صاحب آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔ وہ لکھتے ہیں کہ: ایم ٹی اے کے پروگراموں میں مجھے الحوار المباشر سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اس میں نہایت محبت اور پیار کی آب وہوا میں عقلی ونقلی دلائل سے آراستہ گفتگو کی جاتی ہے۔ اس پروگرام کو دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ دینی علوم کے بارہ میں ہمارا علم تو سطحی سا تھا اور قبول احمدیت کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ دینی موضوعات کو گہرائی کے ساتھ دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا، خصوصًا ہمارے معاشرے کے معروف موضوعات جیسے آخری زمانے کی علامات، حضرت سلیمان علیہ السلام اور جنّوں کا قصہ اور اسراء ومعراج وغیرہ کی حقیقت کا علم تو مجھے ان پروگراموں کو دیکھنے سے ہی حاصل ہوا۔

اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ

نہایت قلیل عرصہ میں ان موضوعات کے بارہ میں ٹھوس علم حاصل کرنے کے بعد ایک دن مَیں اپنے بعض رشتہ داروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ان میں ایک امام مسجد بھی تھا، ان سے مختلف دینی موضوعات پر میری بات شروع ہوگئی اور بفضلہٖ تعالیٰ میں نے انہیں ان دلائل کی وجہ سے جو مَیں نے ایم ٹی اے سے سیکھے تھے لاجواب کردیا۔ وہ سب یہ دیکھ کر سخت متعجب اور حیران ہوئے اور مجھ سے پوچھا کہ تم نے یہ دینی تعلیم کب حاصل کیا ہے؟ میں تو ان کے سامنے ہی بڑھا تھا اور کل تک ایسے علوم سے عاری تھا پھر یکا یک نہایت مختصر سے عرصہ میں اتنی گہرائی سے ان امور کے بارہ میں جاننا اور بڑے اعتماد کے ساتھ ان دلائل کو پیش کرنا یقیناً ان کے لئے حیرت کا باعث تھا۔ ایسے میں امام مسجد نے اپنی ساکھ کی حفاظت کرتے ہوئے باری باری اسراء ومعراج اور وفات مسیح علیہ السلام نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی حقیقت کے موضوعات پر صحیح بخاری سے چند احادیث اور تفسیر ابن کثیر سے کچھ حوالے پیش کرکے اپنی علمیت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ میں نے ان احادیث کی ایم ٹی اے پر سنی جانے والی تشریح پیش کردی اور تفسیر ابن کثیر کے حوالوں کو بعض حقائق کی روشنی میں غلط ثابت کردیا۔ اسے اس صورتحال کی بالکل توقع نہ تھی۔ چنانچہ اپنی خفّت مٹانے کے لئے اس نے اپنے سے بڑے مولوی کو فون کرکے بھی مدد لی لیکن بفضلہٖ تعالیٰ میرا موقف ہی غالب رہا۔

جب میں وہاں سے واپس لوٹا تو خود بھی حیران تھا کہ یہ سب دلائل کہاں سے وقت پر میرے ذہن میں آگئے اور کیسے میں نے اتنے وثوق اور تحدّی کے ساتھ پیش بھی کردیئے اور کیسے ان کی غیر معمولی تاثیر بھی ظاہر ہوئی کہ مدّمقابل لاجواب ہوگیا؟! بعد میں جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''إِنِّيْ مُعِيْنٌ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ'' پڑھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاص مدد تھی جو اس الہام میں مذکور وعدہ کے مطابق مجھ جیسے کم علم کے لئے بھی نازل ہوئی۔

والد صاحب کی شدید مخالفت

جب مخالفین میرے ساتھ بحثوں سے عاجز آگئے تو ان میں سے بعض میرے والد صاحب کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ تمہارا بیٹا ایک نئے دین میں داخل ہوگیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے نبی پر ایمان لے آیا ہے اور عجیب وغریب عقائد کا پرچار کرتا پھرتا ہے۔

میرے والد صاحب پولیس آفیسر ہیں انہوں نے مجھے بلایا اور میری بات سنے بغیر یکطرفہ فیصلہ سنا دیا کہ آج کے بعد تم کسی سے احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروگے، نہ ہی کسی احمدی کے ساتھ کوئی تعلق رکھوگے، نہ ہی احمدیوں کی کوئی کتاب پڑھوگے۔ اپنے احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں انہوں نے سنگین نتائج کی دھمکی بھی دے دی۔

میرے والد صاحب نے مجھ پر اس سے قبل ایسی سختی کبھی نہ کی تھی اور نہ ہی کبھی مجھے مارا تھا۔ لیکن جب میں والد صاحب کے مطالبات پر عمل کرنے سے قاصر رہا تو انہوں نے اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے کئی بار مجھے بدنی سزا بھی دی۔ لیکن خدا کے فضل سے میں ہمیشہ ادب کے دائرے میں رہا اور کبھی عزت واحترام کا دامن نہ چھوڑا، لیکن ایمان اور عقیدہ کے معاملہ میں ہمیشہ پورے جوش اور بہادری سے یہی جواب دیتا تھا کہ آخرت میں میرے اعمال کا حساب آپ نے نہیں دینا اور نہ ہی میری کسی غلطی کی سزا آپ کو ملے گی۔ مجھے حق حاصل ہے کہ اپنے لئے وہ راہ اختیار کروں جسے میں بہتر سمجھتا ہوں اور میں نے بہت سوچ سمجھ کر اور دعا کے بعد یہ راہ اختیار کی ہے اور خدائی تائید کی بناء پر کہتا ہوں کہ یہی درست راستہ ہے جس سے ہٹنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں اپنے اس فیصلہ پر قائم ہوں اور کوئی سزا اور ظلم مجھے اپنے موقف سے ہٹا نہیں سکے گا۔ ہر بار والد صاحب میری بات سنی اَن سنی کردیتے اور جبراً مجھ پر اپنے فیصلے تھوپنے کی کوشش کرتے۔

زندان میں مذہبی آزادی

ایک روز میں خالد نامی ایک احمدی کے ساتھ ایک جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے والد صاحب کار میں وہاں سے گزرے۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو گاڑی روک کر مجھے بلایا، کار میں بٹھایا اور اپنے ساتھ جیل لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ والد صاحب جیل میں کسی سے ملنے کیلئے جارہے ہیں کیونکہ والد صاحب نے راستے میں کسی ناگواری کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے مجھے کچھ اندازہ نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ جب ہم جیل میں داخل ہوئے تو وہاں کے آفیسر نے والد صاحب کو سلیوٹ کیا۔ پھر وہ بھی اور والد صاحب بھی بیٹھ گئے جبکہ میں کھڑا تھا۔ اسی اثناء میں والد صاحب نے جیل کے آفیسر سے کہا کہ میرے بیٹے کو جیل میں بند کردو۔ آفیسر نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ اسکا جرم کیا ہے؟ والد صاحب نے کہا کہ اس نے میری نافرمانی کی ہے اور مجھے ناراض کیا ہے اس لئے کچھ دن اسے جیل میں رکھ کر میں اس کی تربیت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے یہ سب کچھ خاموشی سے سنا اور ایک لفظ نہ بولا، تاہم مجھے والد صاحب کے اس فیصلہ سے سخت صدمہ پہنچا۔

یہ کوئی مذاق نہ تھا بلکہ والد صاحب کے احکام پر عمل کرتے ہوئے مجھے جیل میں بند کردیا گیا اور میں وہاں پر بیٹھ کر یہ سوچنے لگا کہ یہ سب کیسے ہوسکتا ہے؟ ایک والد اپنے ہی بیٹے کو بغیر کسی جرم کے جیل میں کیسے بند کرسکتا ہے؟! لیکن یہی حقیقت تھی جسے قبول کرکے میں ایک طرف ہوکر بیٹھ گیا۔ دو گھنٹے گزرنے پر والد صاحب تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ میرا جرم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم احمدیت سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ مَیں نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ اگر یہ وجہ ہے تو پھر میرا فیصلہ بھی سن لیں کہ اگر مجھے ساری زندگی بھی اس جیل میں گزارنی پڑی تب بھی میں احمدیت سے کنارہ کش نہیں ہوں گا۔ جیل کم ازکم اس لحاظ سے تو میرے گھر سے بہتر ہوگی کہ اس میں میری دینی آزادی پر قدغن لگانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ میں یہاں بیٹھ کر بہتر طریق پر اپنے ربّ کی عبادت کرسکوں گا۔ یہ کہہ کر میں واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

جوشِ تبلیغ رہائی کا سبب بنا

والد صاحب کے جانے کے بعد میں جیل کے اندر قیدیوں کے ساتھ بات چیت کرنے لگ گیا۔ ایک آدھ دن میں ہی ان سے تعلق بن گیا اور میں پوری آزادی کے ساتھ انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ میں نے انہیں دجال کے خروج اور امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بارہ میں بتایا تو ہماری گرما گرم بحثیں شروع ہوگئیں اور ہماری آوازیں خاصی بلند ہوگئیں۔ جیل کے آفیسر تک اس کی خبر پہنچی تو اس نے میرے والد صاحب کو بتادیا۔ میرے اس اقدام کی وجہ سے والد صاحب کو اپنی ذات پر اعتراضات پیدا ہونے کا خطرہ محسوس ہوا تو انہوں نے میرے ساتھ بات کی اور بالآخر اس شرط پر مجھے جیل سے رہا کرکے گھر لے گئے کہ میں گھر کے اندر احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروں گا۔ میں نے حتی الوسع اس وعدہ کا پاس کیا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب والد صاحب کی عادت بھی بدل گئی ہے۔ اور اب ان کے لہجے میں وہ حدّت نہیں رہی جس کا میں شکار ہوا کرتا تھا، بلکہ شاید انہیں یقین آگیا ہے کہ میں قبول احمدیت کے بعد دینی اور اخلاقی لحاظ سے پہلے سے بہتر ہی ہوا ہوں۔

زیارت رسولؐ

گزشتہ برس اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رؤیا دکھایا جس کی روحانی لذت میں کبھی نہیں بھلاسکتا۔ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ میں دوڑ کر آپ کی جانب گیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ میں بہت خوش تھا اور اسی خوشی کے عالم میں مَیں نے حضورؐ کو بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بعض عربی شعر سنائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور محبت میں لکھے گئے تھے۔ پھر اچانک منظر بدلا اور میں نے دیکھا کہ جیسے مکرم محمد شریف عودہ صاحب ایم ٹی اے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جماعت کی مساجد اور ترجمہ قرآن اور دیگر نیک کاموں کی رپورٹ پیش کررہے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اس رؤیا کی وجہ سے بہت خوش تھا۔

اواخرِ آلِ عمران

میرے مرحوم دادا جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت خسارے میں ہے وہ جو سورت آل عمران کی آخری آیات پڑھے اور ان پر غور نہ کرے۔ یہ بات میرے ذہن میں کہیں اٹکی رہی۔ قبول احمدیت کے بعد جب میں نے ان آیات کا مطالعہ کیا تو مجھے پتا چلا کہ ان میں ایک آیت ایسی بھی ہے جسے پڑھ کر لگتا ہے کہ جیسے آج کے زمانے میں وہ مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی دعا ہے یعنی رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔ یہ جان کر میرے دل سے اپنے دادا جان کیلئے ڈھیروں دعائیں نکلیں۔

خلیفۂ وقت کے ساتھ تعلق

میں نے جب پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر دیکھی تو آپ کے نورانی چہرہ کے خدوخال میرے دل میں نقش ہوگئے اور آپ کی محبت میرے دل میں گھر کرگئی۔

حضور انور اپنے خطبہ جات میں وہی مضامین بیان فرماتے ہیں جن کی افراد جماعت کو ضرورت ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں مجھے مقامی جماعت کی عاملہ میں شامل کیا گیا۔ میں نے کہا کہ مجھے نظام جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ اگلے روز حضور انور نے اسی موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا تو مجھے احساس ہوا کہ خدا تعالیٰ اپنے خلیفہ کے دل میں وہی مضمون ڈالتا ہے جس کی دنیا کے کونے کونے میں پھیلے افراد جماعت کو ضرورت ہوتی ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

اس وقت یمن میں حالات بہت خراب ہیں۔ جنگ کی وجہ سے فقر اور بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ملک کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور اس کے رہنے والوں کو عقل دے اور امام الزمان کو پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 رجون 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اپنے بچوں کی تربیت کا معیار بڑھاتے رہیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں تا کہ ہمیشہ احمدی بچے دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والے ہوں اور ماحول کی برائیوں سے بچتے رہیں، یہی نیک اثرات انشاء اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/اپریل 2017 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال پریس کے نمائندے یا غیر مسلم اکثر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کیا سوال کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں دنیا میں جو خوف ہے اس کی کیا وجہ ہے اور یہ کس طرح دور ہوگا؟ بعض کھل کر اور بعض ڈھکے چھپے الفاظ میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ شاید اس کی وجہ اسلام کی تعلیم ہے۔

سوال جرمنی کے ایک جرنلسٹ کے سوال کہ ''جرمنی میں اسلام سے خوف بڑھ رہا ہے اس پر آپ کا ردعمل کیا ہے'' کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارا ردّ عمل کوئی منفی ردّ عمل نہیں ہے۔ مَیں ان کو یہی بتاتا ہوں کہ نام نہاد علماء کی غلط تربیت اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ایسے گروہ ابھر رہے ہیں اور یہ آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی پیشگوئی ہے جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم دنیا میں پھیلانی تھی اور ہمارے ایمان کے مطابق بانیٔ جماعت احمدیہ وہی موعود ہیں جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ ہمارا ردّ عمل ان کی تعلیم کے مطابق ہے کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کو پھیلاؤ۔ ہاں شدت پسند گروہوں کے عمل کی وجہ سے اسلام کے متعلق جو تحفظات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔

سوال شدت پسندی اور دہشت گردی کی روک تھام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تعلیم دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ تمام راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے آبِ حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔

سوال اسلام کے نام پر ہونے والے فتنہ و فساد کی حضور انور نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر بعض لوگوں کی حرکتیں اسلام کے نام پر دنیا میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرنے والی ہیں تو یہ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے بلکہ اس تعلیم سے دور ہونے کی وجہ سے ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور آنحضرتؐ کے غلام صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔

سوال والڈشٹ میں مسجد کی تعمیر کے موقع پر باسل شہر سے آنے والے ایک ڈاکٹر صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ کہنے لگے کہ میری ساری زندگی یہ جستجو رہی کہ مجھے امن پسند مسلمان کہیں مل جائیں۔ آج آپ لوگوں نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ آج مجھے یہ لوگ مل گئے ہیں۔

سوال بوسنیا سے آنے والی تین تعلیم یافتہ خواتین نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا پروگرام موجودہ مشکل حالات میں امن کے قیام کے لئے ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔

سوال احمدی مسلمان بچوں کے ذریعہ کس طرح ماحول پر مثبت اثر پڑتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مہمان خاتون نے کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے بچوں کی احمدی بچوں سے دوستی ہے۔ اور جب سے ان کی احمدی بچوں سے دوستی ہے میں نے ان میں ایک مثبت اور اچھی تبدیلی دیکھی ہے۔ آج یہاں آنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرے بچے اچھے دوستوں کے ساتھ ہیں اور محفوظ ہیں۔

سوال بچوں کی وجہ سے ہونے والی یہ خاموش تبلیغ احمدی والدین پر کیا ذمہ داری ڈال رہی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ خاموش تبلیغ احمدی والدین پر مزید ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کا معیار بڑھاتے رہیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں تا کہ ہمیشہ احمدی بچے دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والے ہوں اور ماحول کی برائیوں سے بچتے رہیں۔ یہی نیک اثرات انشاء اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے۔ اگر یہ بچے اپنی حالتوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالے رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ انہی بچوں میں سے جو غیر مسلم بچے ہیں بہت سارے احمدیت میں شامل ہونے والے ہوں گے۔

سوال آگس برگ شہر میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک مہمان نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مہمان نے کہا کہ یہ بہت ہی حسین پیغام ہے جو پہنچایا جا رہا ہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ آپ کا یہ پیغام اسلامی ممالک کے اکثر لوگوں تک پہنچے۔ اس سے زیادہ امن قائم ہوگا۔

سوال حضور انور نے مسلمانوں اور مسلمان ممالک سے کن توقعات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کاش کہ مسلمان لوگ بھی، مسلمان ممالک بھی اس بات کو سمجھنے والے ہوں کہ آنحضورؐ کے عاشق صادق کے ذریعہ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہونی ہے اس میں اس کے ساتھ شامل ہو کر ان کے ممد و معاون بنیں نہ کہ روکیں کھڑی کریں اور مخالفتیں اور دشمنیاں پیدا کریں۔

سوال رون ہائم کے ایک مہمان نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مہمان نے کہا کہ ہمیں یہاں آکر بہت اپنائیت محسوس ہوئی ہے۔ مجھے عیسائیوں کے بھی بہت سے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے مگر وہاں اس طرح کی اپنائیت محسوس نہیں ہوئی۔ عیسائی اس بارے میں آپ لوگوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

سوال ایک سیرین دوست نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات پیش کی ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے آج اصل اسلامی تعلیم پیش کی۔ اب میں مزید معلومات حاصل کروں گا اور شاید ایک دن میں خود بھی بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ احمدیوں کا قرآن اَور ہے لیکن آج یہ بات بھی میرے سامنے غلط ثابت ہوگئی۔

سوال ماربرگ شہر میں مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر ایک مہمان خاتون نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مہمان خاتون نے کہا کہ ''ہمسایوں کے حقوق سے متعلق پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے۔

سوال ماربرگ شہر کے لارڈ میئر نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لارڈ میئر نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں پر اتنے زیادہ غلط الزام لگائے جاتے ہیں کہ انہیں اپنے جواب میں دلائل دینے پڑ جاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی مغربی دنیا کا بندہ یا عیسائی کوئی ظالمانہ حرکت کرے جیسے ناروے میں ایک قاتل نے عیسائیت کے نام پر قتل کئے تھے تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اس مذہب کا قصور ہے۔

سوال فِن لینڈ کی ایک خاتون نے کن خواہشات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ملک فِن لینڈ کی ایک خاتون اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں۔ کہنے لگیں کہ میری دلی خواہش ہے کہ اس کے کان میں آپ لوگوں کی بھی آواز پڑے اور آپ کی تعلیمات سے کچھ سیکھ سکے اور آپ لوگوں جیسا خدا کا نیک وجود بن سکے۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی شخص میرے بیٹے کو قرآن کریم پڑھنا سکھا دے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ قرآن کریم پڑھے اور نیک فطرت بنے۔

سوال مساجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر ہونے والی میڈیا کوریج کی مجموعی تعداد کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مساجد کی مجموعی طور پر جو میڈیا کوریج ہے۔ اس میں مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینلز اور اخبارات کی تعداد 54 بنتی ہے ان میں 136 خبریں شائع ہوئیں۔ اور میڈیا کی ان خبروں کے ذریعہ ایک اندازے کے مطابق 39 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

سوال پیس سمپوزیم یوکے کے موقع پر ایک کمپنی کی ڈائریکٹر نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کہتی ہیں ''ہتھیاروں کی تجارت کے متعلق خلیفہ کی باتیں مجھے بہت پسند آئیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جہاں آکر ہمارے اخلاق ختم ہو جاتے ہیں اور بزنس کے فوائد کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہماری حکومت اس بات کو نوٹ کرے گی۔ دنیا کے مستقبل کے متعلق امام جماعت احمدیہ کے الفاظ اور ان کی دعا سن کر میں بہت جذباتی ہوگئی تھی کہ ہم اپنے پیچھے ایک اچھی دنیا چھوڑ کر جائیں۔

سوال دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا توجہ دلائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آجکل بہت دعا کی ضرورت ہے۔ بڑی طاقتیں اور چھوٹے ملک بھی جنگی جنونی ہو رہے ہیں۔ سیاست دان اور تجزیہ نگار بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ جنگ کے زیادہ امکان ہیں۔ امریکہ اور کوریا کا آجکل مسئلہ ہو رہا ہے۔ یہ ایک دوسرے کو ایٹمی جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں۔ مسلمان لیڈر بھی ظلم کر رہے ہیں اور یہاں بھی بلاک بن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

سوال ایٹمی تابکاری سے بچنے کے لیے حضور انور نے کیا ہومیوپیتھی نسخہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایٹمی جنگ کے سدّ باب کے لئے ایک دفعہ ہومیوپیتھک کا جو ایک نسخہ بتایا تھا اس کو بھی جماعت کو چاہئے کہ اب کم از کم چھ ہفتے کے لئے استعمال کر لے۔ ایک دفعہ ایک دوائی کارسینوسین (Carcinosin) اور پھر دوسری دوائی ریڈیم برومائڈ (Radium Bromide)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

لندن (برطانیہ) سے روانگی اور فرنکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود
فیملی ملاقاتیں، تقریب آمین

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 19 و 20 اگست 2017 کی مصروفیات

مورخہ 19 اگست 2017 (بروز ہفتہ) لندن سے روانگی اور فرنکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے پروگرام کے مطابق صبح 10 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک شخص اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب موجود حاضرین کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں پانچ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔ Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے شہروں اور علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover شہر سے 11 میل قبل Folkestone کے علاقہ میں وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر بڑی گاڑیاں مع مسافر بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج کا سفر بھی اسی چینل ٹنل کے ذریعہ تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم مرزا محمود احمد صاحب مرکزی آڈیٹر، مکرم ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر لندن، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص اور خدام الاحمدیہ یوکے کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ 50 منٹ کے سفر کے بعد 11 بجکر 50 منٹ پر Channel Tunnel آمد ہوئی۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ بعد ازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ وقت کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لئے آئے۔

برطانیہ کے اسکولوں اور کالجوں میں رخصتوں کی وجہ سے آج ایک بہت بڑی تعداد چینل ٹنل کے ذریعہ یورپ کا سفر کررہی تھی۔ جس کے باعث قریباً ہر ٹرین اپنے وقت سے نصف گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ روانہ ہو رہی تھی۔ 1 بجکر 10 منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔

یہ ٹرین 2 منازل پر مشتمل تھی اور اس کے اندر ایک وقت میں قریباً 180 کاریں مع مسافر بورڈ کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر بورڈ ہوئیں۔

ٹرین 1 بجکر 20 منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کیلئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کی تہہ کے نیچے ہے۔ اس سرنگ کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی سرنگ میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی سرنگ ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق 2 بجکر 50 منٹ پر ٹرین فرانس کے شہر Calais پہنچی۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)۔ ٹرین کے رُکنے کے قریباً 5 منٹ بعد گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ جرمنی سے مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری وافسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ ونائب جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبد اللہ سپراء صاحب اور مکرم حماد احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔ جرمنی سے آنے والی تین گاڑیوں میں سے ایک گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا، جب کہ خدام کی باقی دو گاڑیاں قافلہ کے پیچھے تھیں۔ یہاں Calais سے 55 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کرکے ملک بیلجیئم میں داخل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق بارڈر کراس کرنے اور یہاں سے مزید 55 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد موٹر وے پر ہی ایک ریسٹورینٹ Hotel Brugge Oostakamp میں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم ان امور کی تکمیل اور انتظامات کیلئے پہلے سے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

4 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کیلئے ریسٹورینٹ کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قافلہ کی پانچویں گاڑی کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ اس وقت کہاں پہنچی ہے۔ قافلہ کی ایک گاڑی ایک دوسری ٹرین پر بورڈ ہوئی تھی۔ جو قریباً نصف گھنٹہ بعد روانہ ہوئی تھی۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ Calais پہنچ چکی ہے اور اس وقت موٹروے پر سفر شروع ہو چکا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں پیغام دیں کہ گاڑی تیز نہیں چلانی، جو نارمل سپیڈ ہے اس پر آئیں اور احتیاط سے چلائیں یہاں پہنچ کر ساتھ مل گئے تو ٹھیک ہے ورنہ بعد میں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ بعد ازاں اس گاڑی نے اسی جگہ قافلہ کو Join کرلیا۔

نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے 5 بجکر 40 منٹ پر فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں آخن کے مقام پر بیلجیئم کا بارڈر کراس کرکے جرمنی میں داخل ہوئے اور یہاں ایک ریسٹورینٹ کے پارکنگ ایریا میں کچھ دیر کیلئے رُکے۔ بعد ازاں بطرف فرنکفرٹ سفر جاری رہا اور Calais سے فرنکفرٹ تک قریباً 600 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات 10 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

بیت السبوح کے قریبی ایریا میں جس راستہ کو اختیار کرتے ہوئے بیت السبوح پہنچا جاتا ہے۔ اچانک ایک ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے اس راستہ کو بند کردیا گیا تھا۔ جسکے باعث قافلہ ایک دوسرے روٹ سے گزرتا ہوا بیت السبوح پہنچا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علم میں جونہی یہ بات آئی کہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے راستہ کو اختیار کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی وقت ہدایت فرمائی کہ معلوم کرکے بتائیں کہ اس حادثہ میں کوئی احمدی دوست یا فیملی تو نہیں ہے۔ چنانچہ اسی وقت جماعت جرمنی کی قافلہ کو لیڈ کرنے والی کار میں موجود جنرل سیکرٹری صاحب نے معلوم کرکے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ عرض کردی کہ اس حادثہ میں کوئی احمدی دوست یا فیملی Involve نہیں ہے۔

بیت السبوح میں تشریف آوری کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرنکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی کے بعض مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور **اھلًا وسھلًا ومرحبا** کی صدائیں بلند ہورہی تھیں۔ ایک طرف احباب بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے تو دوسری طرف بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہورہی تھیں۔

مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ، مکرم امتیاز شاہین صاحب مبلغ فرنکفرٹ، مکرم مبارک جاوید صاحب جنرل سیکرٹری فرنکفرٹ امارت اور مکرم عبد السمیع صاحب شعبہ جائیداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرنکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ

Friedberg	Hanau
Offenbach	Grobgerau
Bad Homburg	Dietzenbanch
Giebeu	Koln
Koblenz	Limburg
Muhlheim	Heidelberg
-	Hamburg

کے شہر اور جماعتوں سے آئے تھے۔ اپنے آقا کے استقبال کیلئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کرکے آئے تھے۔ کوبلنز سے آنے والے 130 کلومیٹر، کولون سے آنے والے 170 کلومیٹر، مول ہائیم سے آنے والے احباب 550 کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے 600 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔ ان استقبال کرنے والے احباب مرد وخواتین اور بچے بچیوں کی تعداد دو ہزار چار صد پچاس کے لگ بھگ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دو رویہ کھڑے اپنے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

10 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد وخواتین پہنچے تھے، ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے خوش نصیب احباب اور نوجوانوں کی تھی جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اس سعادت کے حصول پر بیحد خوش تھے اور ان بابرکت اور مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ جو ان کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ آئے تھے اور ان کو سیراب کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ برکتیں اور سعادتیں ہم سب کیلئے مبارک کرے اور ہماری آئندہ نسلیں اور اولادیں بھی ان انعامات خداوندی سے ہمیشہ فیض پاتی رہیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 20/اگست 2017 (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 25 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق 11 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 60 فیملیز کے 190 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والے یہ خاندان جرمنی کی درج ذیل مختلف جماعتوں سے آئے تھے۔

Dietzenbach	Reichelshiem
Wetter	Hanau
Friedberg	Riedstadt
Mainz	Stuttgart
Pforzheim	Calw
Waiblingen	Pfunsgtadt
Reinheim	Morfeldon
Rodermark	Ginsheim
Eppelheim	لمبرگ
گراس گراؤ	فرنکفرٹ

بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Pforzheim سے آنے والے 180 کلومیٹر، Koln سے آنے والے 190 کلومیٹر، Stuttgart سے آنے والی فیملیز 215 کلومیٹر اور Waiblingen سے آنے والے احباب اور فیملیز 220 کلومیٹر کا سفر طے کرکے اپنے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 60 فیملیز کے 229 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کے اس سیشن میں ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 31 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ جن میں سے بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Euskirchen اور Iserlohn سے آنے والے 200 کلومیٹر، میونسٹر سے 270 کلومیٹر، Bocholt سے آنے والے 300 کلومیٹر، Lorrach سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر، Waldshut سے آنے والے 375 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے احباب اور فیملیز 550 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان لوگوں نے جو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے یادگار لمحات تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

عزیزم حماد چیمہ، یشب احمد، شازل احمد خان، ندیم رحیم احمد، سمیر سلمان احمد، ماہد مبارک احمد، عالیان احمد کاہلوں، یحییٰ محسن رضا۔ زین احمد کاہلوں، شرجیل احمد شاہ، سرمد مبشر، رانا جاذب احمد، محمد عبداللہ جاوید، زریاب احمد آفتاب۔ عزیزہ مریم باجوہ، فریحہ جاوید، حلواد سحر احمد، سبیکہ چیمہ، رابعہ اکبر، عیشہ داؤد، عائشہ نوید، رِدا بشریٰ نوید، ماہدہ خالد، فائزہ طاہر، عطیۃ السلام، ماہرہ رضا، تنزیلہ احمد، باسمہ کشف رانجھا، نداء الرحمن

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ یلبر گہ میں مورخہ 12/فروری 2017 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم دستگیر صاحب صدر جماعت ہوسور نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اعجاز احمد ساگر صاحب نے کی۔ متن پیشگوئی مکرم سید طاہر عجب شیر صاحب نے پڑھ کر سُنایا۔ نظم مکرم محمد اکرام صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد رفیق صاحب معلم سلسلہ، مکرم اعجاز ساگر صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 8 جماعتوں سے 100۔ افراد جماعت نے شرکت کی۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

جماعت احمدیہ ضلع کوپل (صوبہ کرناٹک) کی درج ذیل جماعتوں میں مورخہ 23/مارچ 2017 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا: جماعت احمدیہ بلوتگی، رام پور، سرپگی، ہوسور، ہیرت میاگری اور ریونکی۔ اسی طرح مورخہ 26/مارچ 2017 کو جماعت احمدیہ یلبر گہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مکرم مولوی اعجاز احمد ساگر صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی محمد اکرام صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ جلسہ میں 7 جماعتوں سے 70 سے زائد احباب نے شرکت کی۔ (راشد احمد، مبلغ انچارج کوپل، صوبہ کرناٹک)

جماعت ممبئی میں ہفتہ قرآن کریم

جماعت احمدیہ ممبئی صوبہ مہاراشٹرا میں ماہ جولائی 2017 میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ مورخہ 9/جولائی کو حلقہ کلواہ میں، حلقہ نالا سپارہ میں مورخہ 15/جولائی کو، حلقہ اندھیری میں مورخہ 16/جولائی کو، حلقہ میرا روڈ میں مورخہ 18/جولائی کو، حلقہ باندرہ میں مورخہ 20/جولائی کو اور حلقہ ممبئی سینٹرل میں مورخہ 23/جولائی کو ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ اختتامی اجلاس مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم عطاء الکریم نے کی۔ نظم مکرم مبین احمد معین صاحب نے پڑھی۔ مکرم ناصر احمد خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہ عزیزم مرزا عدنان احمد نے ایک نظم سُنائی۔ بعدہ مکرم عارف خان صاحب مربی سلسلہ نے ’’قرآن کریم کتاب اللہ ہے‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

جماعت احمدیہ کچھ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد

مورخہ 4/اگست 2017 کو ضلع کچھ (صوبہ گجرات) میں ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم بابو بھائی آہیر صاحب نے اس کیمپ کیلئے خصوصی تعاون دیا۔ مورخہ 6/اگست 2017 کو بھی اسی مقام پر ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ ڈاکٹر پروین جوشی صاحب نے مریضوں کا چیک اَپ کیا اور ادویہ دیں۔ (نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ، گجرات)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جامعہ احمدیہ یوکے(UK) اور کینیڈا کی ایک اور کلاس اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آرہی ہے۔اس سال انشاء اللہ جامعہ احمدیہ غانا کے طلباء بھی شاہد کر کے میدان عمل میں آئیں گے۔اسی طرح انڈونیشیا میں بھی شاہدین کی کلاس شروع ہوگئی ہے۔ ہر سال جرمنی، کینیڈا اور یوکے(UK) کے اب تقریباً پینتیس چالیس مربیان و مبلغین میدان عمل میں آرہے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس سال غانا کی کلاس بھی فارغ ہو کر نکلے گی تو اس میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ گو اس سے ہماری ضرورت تو پوری نہیں ہوتی۔اللہ تعالیٰ کرے کہ مزید واقفین نَو کو یہ خیال پیدا ہو اور وہ جامعہ میں داخل ہوں تا کہ آئندہ کی ضروریات کو ہم جس حد تک پورا کر سکتے ہیں کرنے کی کوشش کریں

آپ لوگ، جامعہ احمدیہ کے وہ طلباء جنہوں نے سندات حاصل کی ہیں اور میدان عمل میں آئے ہیں آج آپ پر نئی ذمہ داری پڑ رہی ہے
اب میدان عمل میں آپ کا مختلف لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔اپنے بھی آپ کے مخاطب ہوں گے اور غیر بھی
اپنوں سے بھی آپ کو ملنا ہوگا اور غیروں سے بھی اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اپنوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہوگی اور تبلیغ کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہوگی

ایک مربی اور مبلغ جب تبلیغ کے میدان میں ہوتا ہے تو وہاں اس سے مختلف سوال کئے جاتے ہیں
اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔اس لئے دنیا کا عمومی مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے
جب تک ہر معاملے کا مثبت اور منفی پہلو آپ کے سامنے نہیں ہوگا آپ حقیقت میں اس کا جواب نہیں دے سکتے
یا حکمت سے اس کا جواب نہیں دے سکتے۔پس اس کے لئے کوشش کریں

دینی تعلیم میں اضافے کے لئے قرآن کریم کی تفسیر ہے۔حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر سے جہاں آپ کو تاریخی اور بعض دوسرے علمی پہلو نظر آئیں گے وہاں روحانی اور علمی پہلو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر میں آپ کو مل جائیں گے۔اس لحاظ سے دونوں کو پڑھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں۔ یہ نہ صرف آپ کے علم و عرفان میں اضافے کا باعث بننے والی ہیں بلکہ ایمان کو بھی مضبوط کرتی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بڑا خزانہ ہیں ان کو پڑھیں اور ان سے علم حاصل کریں اور خود اپنے نوٹس بنا کر اپنے پاس رکھیں۔یہ تربیتی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔تبلیغی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔پس اگر صحیح محنت کے ساتھ چند لیکچر بھی تیار ہو جائیں تو غیر معمولی اثر ہو سکتا ہے

پھر ایک بہت اہم بات ایک مربی اور مبلغ کے لئے یہ ہے کہ اس کو کبھی اپنے آپ کو فارغ نہیں سمجھنا چاہئے۔مربی اور مبلغ کے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں
پھر جماعت کی تبلیغ اور تربیت کے لئے نئے نئے ذرائع سوچنے ہیں۔اس پر پھر عمل کرنا ہے۔کس طرح عمل کرنا ہے؟اس کے طریقے بھی آپ نے نکالنے ہیں
اس کے علاوہ اپنے تعلقات بڑھائیں۔مبلغ کے تعلقات بھی بڑے وسیع ہونے چاہئیں اور تعلقات بڑھانے کا سلیقہ اور طریقہ بھی آنا چاہئے
آپ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور خلیفۂ وقت کی بات کو سنیں اور ایک جذبے کے ساتھ پھر اس کو آگے پھیلائیں
جہاں آپ تھکے کہ تربیت نہیں ہو سکتی وہیں معاملہ ختم ہو گیا۔اس لئے تھکنا نہیں۔اگر افراد جماعت کی اصلاح کر لیں گے یا
ان میں یہ جذبہ پیدا کر دیں گے کہ ایک احمدی کی حیثیت سے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں تو تبلیغ کے میدان خود بخود کھلتے چلے جائیں گے

یاد رکھیں کہ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے اور وسائل ہمارے بہت کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں سے آسانی اور کامیابی مل سکتی ہے
اگر جذبہ ہو، محنت ہو اور دعا ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو جو بہت ضروری ہے تو پھر انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر نسل پہلے سے بڑھنے والی ہو تو پھر ترقی قائم رہ سکتی ہے

بعض مبلغین ایسے بھی ہیں اور آپ لوگوں کو پہلے ہی سوچ لینا چاہئے کہ آپ نے ایسے نہیں ہونا جو اپنی جگہ پر بعد میں پہنچتے ہیں، پہلے ہی کار کا مطالبہ کر دیتے ہیں
ٹھیک ہے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے آجکل کے جو ذرائع ہیں یہ ضروری ہیں اور اگر جماعت afford کر سکتی ہے تو ان کا استعمال کرنا چاہئے
لیکن واقف زندگی کی طرف سے مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو روک نہیں بنی چاہئیں

جس جماعت میں بھی آپ ہوں وہاں کے نوجوانوں کو یا جو نوجوان آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کو دین کے قریب کریں

جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی پانچویں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والی ساتویں شاہد کلاس کے طلباء کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب، فرمودہ 04 مارچ 2017ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یوکے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

سب سے پہلے تو میں یہ وضاحت کر دوں کہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پرنسپل صاحب کی رپورٹ بڑی لمبی اور بڑی تفصیلی تھی اور یوکے(UK) کی اس کے مقابلے میں مختصر۔ گو لفّاظی اس میں بہت تھی۔لیکن لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یوکے(UK) جامعہ میں وہ تمام کام نہیں ہوئے جو جامعہ کینیڈا کر رہا ہے۔ان کی مختلف موقعوں پر رپورٹس پیش ہوتی رہتی ہیں اور سالانہ فنکشن میں بھی۔ ہاں کینیڈا میں ایک چیز زائد ہے کہ وہاں حفظ کلاس ہے جو جامعہ کے ماتحت ہے اور باقی تو وہی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تمام جامعات میں ہو رہے ہیں جن کی رپورٹ یہاں پیش کی گئی۔ہادی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو کیونکہ میرے سامنے رپورٹ پیش کرنے کا موقع کم ملتا ہے اس لئے انہوں نے تفصیلی رپورٹ پیش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جامعہ احمدیہ یوکے (UK) اور کینیڈا کی ایک اور کلاس اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آرہی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ربوہ اور قادیان کے علاوہ جو باقی ممالک کے جامعات ہیں جن میں یوکے(UK) کا جامعہ احمدیہ، کینیڈا کا جامعہ احمدیہ، جرمنی کا جامعہ احمدیہ ہے۔ان میں سے پاس ہو کر ہمارے جامعہ احمدیہ کے طلباء (جو پہلے طالب علم تھے) مربی اور مبلغ بن کر میدان عمل میں آرہے ہیں اور اس سال انشاء اللہ جامعہ احمدیہ غانا کے طلباء بھی شاہد کر کے میدان عمل میں آئیں گے۔اسی طرح انڈونیشیا میں بھی شاہدین کی کلاس شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے صرف

پاکستان سے مربیان ملتے تھے یا لوکل معلمین افریقہ کے بعض ممالک اور انڈونیشیا میں مل جاتے تھے لیکن اب ربوہ پاکستان اور قادیان کے علاوہ (قادیان کے مربیان و مبلغین تو عموماً وہیں کھپ جاتے تھے۔ ان کی وہیں ضرورت پوری ہو جاتی تھی سوائے چند ایک کے جو باہر ہیں) لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا ان جامعات سے بھی کافی تعداد نکل رہی ہے اور ہر سال جرمنی، کینیڈا اور یوکے (UK) کے اب تقریباً پینتیس چالیس مربیان و مبلغین میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس سال غانا کی کلاس بھی فارغ ہو کر نکلے گی تو اس میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ گو اس سے ہماری ضرورت تو پوری نہیں ہوتی۔ جس جس طرح جماعت پھیل رہی ہے ان کے لئے مربیان کی ضرورت ہے اور جس جس طرح اسلام کے خلاف محاذ کھڑے ہو رہے ہیں اس کے لئے مبلغین کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنا پورا وقت اس کام کے لئے دیں کہ انہوں نے ایک طرف تو جماعت کے افراد کی تربیت کرنی ہے اور دوسری طرف اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ ہمیں ان ممالک میں بھی اب مبلغین ملنے شروع ہو گئے ہیں لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ لیکن بہرحال بہت حد تک مدد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پاکستان سے مربیان و مبلغین کو سوائے افریقہ کے، بعض یورپین ممالک میں اور مغربی ممالک میں جانے کے لئے ویزے نہیں ملتے۔ اس لئے افریقہ کی ضرورت تو پاکستان کے مربیان سے پوری ہو رہی تھی اور ہو رہی ہے بلکہ وہاں بھی ابھی کمی ہے۔ لیکن مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں، آسٹریلیا میں، نیوزی لینڈ میں، نارتھ امریکہ میں، امریکہ کے دوسرے جزائر میں وہاں بھی ویزوں کی بڑی سختی ہے۔ یورپ میں بڑی مشکل پیش آ رہی تھی۔ لیکن یہ جو تعداد نکل رہی ہے اس سے کچھ حد تک جیسا کہ مَیں نے کہا ہماری مدد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مزید واقفین نَو کو یہ خیال پیدا ہو اور وہ جامعہ میں داخل ہوں تا کہ آئندہ کی ضروریات کو ہم جس حد تک پورا کر سکتے ہیں کرنے کی کوشش کریں۔

آپ لوگ، جامعہ احمدیہ کے وہ طلباء جنہوں نے سندات حاصل کی ہیں اور میدان عمل میں آئے ہیں آج آپ پر نئی ذمہ داری پڑ رہی ہے۔ اب آپ لوگ طالبعلمی کے دور سے عملی دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور عملی دور میں حالات مختلف ہوتے ہیں۔ اب میدان عمل میں آپ کا مختلف لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ اپنے بھی آپ کے مخاطب ہوں گے اور غیر بھی۔ اپنوں سے بھی آپ کو ملنا ہوگا اور غیروں سے بھی اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اپنوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہو گی اور تبلیغ کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہو گی۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر پڑ رہی ہے۔ مختلف توقعات آپ سے مختلف طبقات کے لوگ رکھیں گے جن میں احمدی بھی شامل ہیں اور غیر بھی شامل ہیں۔ احمدی آپ کو ایک مربی اور مبلغ سمجھ کر آپ سے توقع رکھیں گے کہ جہاں آپ ان کی تربیتی ضروریات کو پورا کرنے والے ہوں وہاں اپنا نمونہ بھی اس کے مطابق دکھانے والے ہوں۔ غیر آپ سے توقع رکھیں گے کہ آپ ان کو اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو اسلام کے خلاف دلوں میں بے انتہا رنجشیں اور کدورتیں رکھے ہوئے ہیں ان کی بھی آپ نے تسلی کروانی ہے۔ ان کو بھی جواب دینے ہیں اور ان پر اسلام کی برتری اور اعلیٰ تعلیم ثابت کرنی ہے۔ پس اس کے لئے اب آپ کو تیار ہونا ہوگا۔

سات سال آپ نے جو علم حاصل کیا جیسا کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں یہ تو علم حاصل کرنے کا صرف ایک شوق پیدا کرنے کے لئے ہے۔ یہ جاگ لگائی جاتی ہے۔ اس کو بڑھانا اور اس میں وسعت پیدا کرنا اور وسعت پیدا کرتے چلے جانا یہ اب آپ کا کام ہے۔ اور جس جس طرح آپ اس میں وسعت پیدا کرتے چلے جائیں گے اسی طرح آپ کو عملی میدان میں آسانیاں بھی پیدا ہوتی رہیں گی۔ اب دینی علم میں اضافہ آپ نے امتحان کے لئے نہیں کرنا۔ اب آپ نے جو پڑھنا ہے وہ امتحان دینے کے لئے نہیں پڑھنا۔ بلکہ خود کو بھی، اپنے آپ کو بھی اور دنیا کو بھی فیض پہنچانے کے لئے پڑھنا ہے۔ پس آپ کا مطالعہ اب اس سوچ کے ساتھ ہونا چاہئے۔

آپ کو دنیاوی حالات سے بھی آگاہی ہونی چاہئے تا کہ کسی مجلس میں بھی سُبکی نہ ہو۔ ایک مربی اور مبلغ جب تبلیغ کے میدان میں ہوتا ہے تو وہاں اس سے مختلف سوال کئے جاتے ہیں۔ اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ اس لئے دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیا کا عمومی مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔ اخبارات کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ آجکل کے جو ایشوز ہیں جن کو انہوں نے ایشو بنا لیا ہوا ہے ان کے بارے میں بھی آپ نے جس حد تک علم وسیع ہو سکتا ہے کرنا ہے۔ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے منحرف ہو رہی ہے۔ وہ باتیں جن سے روکنے کے لئے انبیاء آئے تھے اور اسلام نے جس کی تعلیم دی ان باتوں کو سب سے زیادہ قانون کی آڑ میں رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم جنس پرستی ہے یا اور دوسری ایسی باتیں ہیں جو آزادی کے نام پر رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور حقیقت میں یاد رکھیں کہ یہ آزادی حاصل کرنے کیلئے نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ مذہب کے خلاف ایک سوچی سمجھی سکیم ہے اور ایک کوشش ہے جو کی جا رہی ہے تا کہ ہر لحاظ سے مذہب سے آزاد کر دیا جائے۔ پس ایسے حالات میں آپ لوگوں کو جو سامنا کرنا پڑے گا اس کے لئے آپ کو علم بھی ہونا چاہئے اور جواب دینے کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے۔ مداہنت نہیں دکھانی۔ خوف نہیں کھانا۔ لیکن ساتھ ہی حکمت سے جواب دینا ہے تا کہ آپ کو مزید جواب دینے کے مواقع ملتے رہیں۔ یہ نہ ہو کہ آپ ایسا جواب دیں جس سے آپ کے رستے میں روکیں حائل ہو جائیں اور آپ کو مزید اپنا کام کرنے کا موقع نہ مل سکے۔

پس اس کے لئے مختلف طریقے آپ کو آزمانے ہوں گے اور جب تک ہر معاملے کا مثبت اور منفی پہلو آپ کے سامنے نہیں ہوگا آپ حقیقت میں اس کا جواب نہیں دے سکتے یا حکمت سے اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ پس اس کے لئے کوشش کریں۔

دینی تعلیم میں اضافے کے لئے قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جماعت میں اس وقت جو معروف تفسیر ہے وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے گو یہ تمام قرآن کریم کی تفسیر تو نہیں لیکن کافی حد تک ہے۔ جو دس جلدوں میں آپ نے تفسیر کی ہے اس کو ضرور پڑھنا چاہئے اور اسی تفسیر میں جن سورتوں کی تفسیر نہیں بھی ہوئی ان کی متعلقہ آیات کی تفسیر بعض دفعہ تشریح میں آ جاتی ہے۔

اسی طرح Five volume commentary میں کچھ حد تک تفسیر آ جاتی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض آیات کی تفسیر کی ہے اس تفسیر کو بھی پڑھنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود کی تفسیر سے جہاں آپ کو تاریخی اور بعض دوسرے علمی پہلو نظر آئیں گے وہاں روحانی اور علمی پہلو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر میں آپ کو مل جائیں گے۔ اس لحاظ سے دونوں کو پڑھنا ضروری ہے۔

مَیں اکثر نئے فارغ ہونے والے مربیان کو یہ کہتا ہوں کہ یہ تفسیریں پڑھیں اور اپنی زندگی میں اگر اپنے دینی علم سے فائدہ اٹھانا ہے یا دینی علم کو بڑھانا ہے اور اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے تو یہ تفسیریں پڑھنا بڑا ضروری ہے۔ لیکن جب جائزہ لیا جائے تو جتنا مطالعہ کرنا چاہئے اتنا مطالعہ نہیں کرتے۔ پس اس طرف خاص توجہ دیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں۔ یہ نہ صرف آپ کے علم و عرفان میں اضافے کا باعث بننے والی ہیں بلکہ ایمان کو بھی مضبوط کرتی ہیں بلکہ یہی علم و عرفان جو ہے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بھی بہت بڑا ہتھیار ہے بڑا کارآمد ہے۔ پس ضرور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب زیر مطالعہ رکھیں۔

جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں خواجہ کمال الدین صاحب بڑے عالم گزرے ہیں جو بعد میں خلافت ثانیہ میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے تھے۔ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے میری کامیابی کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں ہیں۔ میں دنیا سے بحث کرتا ہوں اور لیکچر دیتا ہوں اور کوئی میرے لیکچروں کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے اپنے لیکچر تیار کرتے تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لاتے تھے، ان سے پوچھتے تھے، کچھ درستگیاں کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کی رائے لیتے تھے اور پھر جب ایک لیکچر تیار ہو جاتا تھا تو پھر ہندوستان کے شہروں میں دورے کرتے تھے اور وہاں وہ لیکچر دیا کرتے تھے اور بڑے کامیاب ہوتے تھے۔ ان کی کامیابی کا راز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ہیں گو کہ بعد میں ان لوگوں کی بدقسمتی کہ انہی کتب کے خلاف چلتے ہوئے انہوں نے علیحدہ غیر مبائع کا اپنا ایک گروہ بنا لیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے تھے کہ خواجہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر اس طرح کے بارہ لیکچر انسان کے پاس ہوں جو میں تیار کرتا ہوں تو وہ انسان کامیاب ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی دنیا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور غیر معمولی شہرت اسے ہو سکتی ہے۔ اور جب حضرت مصلح موعود سے ان کا واسطہ تھا، رابطہ تھا تو یہ بھی خواجہ صاحب نے کہا کہ میں نے ابھی تک سات لیکچر تیار کئے ہیں اور سات لیکچر تیار کرنے کے بعد وہ یہاں یوکے (UK) میں مبلغ بن کے آ گئے لیکن ان سات لیکچروں پر ہی وہ یہاں بڑے مقبول تھے۔ بڑی مشہوری ان کی ہوئی اور بڑے کامیاب تھے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 26 صفحہ 459) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بڑا خزانہ ہیں۔ ان کو پڑھیں اور ان سے علم حاصل کریں اور خود اپنے نوٹس بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ تربیتی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔ تبلیغی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔ پس اگر صحیح محنت کے ساتھ چند لیکچر بھی تیار ہو جائیں تو غیر معمولی اثر ہو سکتا ہے۔

پھر ایک بہت اہم بات ایک مربی اور مبلغ کے لئے یہ ہے کہ اس کو کبھی اپنے آپ کو فارغ نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اب میرے پاس فارغ وقت ہے۔ مربی اور مبلغ کے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں۔ وقف زندگی آپ نے کیا ہے اور وقف زندگی کا مطلب ہی یہی ہے کہ چوبیس گھنٹے دن کے، سات دن ہفتے کے اور بارہ مہینے سال کے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ آپ نے اپنی زندگی گزارنی ہے کہ میرے پاس فارغ وقت کوئی نہیں اور نہ فارغ سمجھنا چاہئے۔ جہاں فارغ سمجھیں گے وہاں دنیاوی شغلوں میں مصروف ہو جائیں گے۔ اگر دنیاوی شغل ہیں بھی، کھیل ہے یا اور تفریح ہے تو وہ بھی اس لئے ہو کہ جسم صحتمند ہو، دماغ تازہ ہو تا کہ پھر کام میں مصروف ہو جائیں۔ اگر کسی کے پاس فارغ وقت ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کام نہیں، اوّل تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کام نہ ہو اور اگر سمجھتا ہے کام نہیں تو پھر کام خود نکالنا ہے اور وہ کام نکالنا مطالعہ ہے، چاہے وہ دنیاوی مطالعہ ہو یا دینی علم کا مطالعہ ہو۔

پھر آپ کی توجہ اس طرف ہونی چاہئے کہ جماعت کی تبلیغ اور تربیت کے لئے نئے نئے ذرائع سوچنے ہیں۔ ان ذرائع پر جو سوچیں اس پر پھر عمل کرنا ہے۔ کس طرح عمل کرنا ہے؟ اس کے طریقے بھی آپ نے نکالنے ہیں۔

تربیت کے لحاظ سے یہ کوشش کہ جو میرے سپرد کئے گئے ہیں میں کس طرح ان لوگوں کی تربیت کروں کہ ان کو خدا کے قریب تر کر سکوں۔ آپ نے میری پرانی تقریروں سے حوالے لے کر یہاں مختلف بینر لگائے ہیں لیکن صرف یہ لگانے کے لئے نہیں ہیں ہمیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ظاہر ہے کہ جب آپ یہ سوچیں گے کہ کس طرح میں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا ہے تو خود بھی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو گی کیونکہ اگر اپنے عمل نہیں تو آپ کو کامیابی نہیں مل سکتی۔ میں نے جائزہ لیا ہے بہت سے ایسے ہیں جن کی تہجد کے وقت کی طرف توجہ نہیں۔ نوافل کی طرف توجہ نہیں۔ بلکہ فجر کی نماز میں بھی بعض سستی دکھا جاتے ہیں۔ اس سستی کو ترک کرنا ہوگا۔ اب آپ مبلغ ہیں، مربی ہیں اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بہرحال آپ کو یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا کہ ہم نے دنیا میں انقلاب پیدا کرنا ہے اور انقلاب آسانی سے نہیں پیدا ہو سکتے۔ پہلے اپنی حالتوں میں تبدیلی سے پیدا کئے جاتے ہیں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

پھر تبلیغ کے ذرائع سوچنے ہوں گے اور پھر یہ دیکھنا ہوگا کہ ان ذرائع کا استعمال کس طرح کرنا ہے؟ صرف روایتی تبلیغ نہیں ہے کہ سٹال لگالیا، پمفلٹ تقسیم کردیئے۔ ہر جگہ، ہر ملک میں، ہر علاقے میں وہاں کے حالات کے مطابق ذرائع سوچیں تبھی آپ کی کامیابی ہوسکتی ہے۔

پھر اس کے علاوہ اپنے تعلقات بڑھائیں۔ مبلغ کے تعلقات بھی بڑے وسیع ہونے چاہئیں اور تعلقات بڑھانے کا سلیقہ اور طریقہ بھی آنا چاہئے۔ پس ایک مربی اور مبلغ کے لئے فارغ وقت آرام کے لئے نہیں، کام کرنے کے لئے ہے۔ سوچنے کے لئے ہے۔ پڑھنے کے لئے، علم حاصل کرنے کے لئے ہے اور پھر ایک نئے ولولے اور جوش کے ساتھ اس پر عمل کرنے کے لئے ہے۔ روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کرنی بھی ضروری ہے۔ علم میں اضافے کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ تم جہاں جاؤ آگ لگا دو۔ (ماخوذ از ہدایاتِ زریں انوار العلوم جلد 5 صفحہ 599) اب یہ آگ لگانا پٹرول چھڑک کر تیلی سے آگ لگانا نہیں۔ ایک جذبہ ہو۔ ایک جوش ہو۔ آجکل تو آگ کے نام سے اگر کسی مسلمان کے حوالے سے یہ آجائے اور میڈیا میں آجائے کہ میں نے کہہ دیا کہ آگ لگا دو تو کہہ دیں گے دیکھو ہم تو پہلے ہی کہتے تھے سارے مسلمان ایک جیسے ہیں۔ یہ احمدی بھی اوپر اوپر سے کچھ ہیں اندر سے اپنے مربیوں کو کہتے ہیں آگ لگا دو۔ تو ایسی آگیں نہیں لگانیں بلکہ آگ دل میں لگانی ہے۔ ایک جذبہ ہو ایک شوق ہو تاکہ جس علاقے میں آپ جائیں ان کو پتا ہو کہ یہاں احمدی مبلغ رہتا ہے اور تبلیغ کرکے اس علاقے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا چرچا کردیں تاکہ لوگوں کی توجہ پیدا ہو۔

اسلام کی تعلیم کے ایسے پہلو ہیں کہ اگر لوگوں کو بتائے جائیں تو وہ سنتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔ کینیڈا میں ایک جگہ میں نے غیر مسلموں سے خطاب کیا۔ وہاں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی مذہب کو نہیں مانتا بلکہ مذہب کے خلاف تھا اور اسلام کے خلاف تو سارے ہیں ہی۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا کہ اگر میں نے کبھی کسی مذہب کو مانا تو وہ احمدیت ہوگی۔ احمدی اسلام ہوگا۔ کیونکہ آپ کی باتوں میں ایک ایسی چیز ہے جو اسلام کے حسن کو نکھار رہی ہے۔ پس کوشش کریں کہ جس علاقہ میں بھی آپ ہوں حکمت سے اس علاقہ میں احمدیت کا تعارف کروادیں۔ انقلاب کی بات، آگ لگانے کی کیا بات ہے۔ ابھی تو ہمارا یہ حال ہے کہ افراد جماعت اپنے اندر بھی جو انقلاب ہونا چاہئے وہ بھی پیدا نہیں کرسکے۔ مربیان ابھی تک یہی لکھتے ہیں کہ فلاں کا یہ حال ہے۔ اسکی تربیت میں کیسے کروں؟ میدان عمل میں آپ بیٹھے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ کس طرح کروں۔ آپ نے ذرائع تلاش کرنے ہیں کہ کس طرح ہر ایک کی اپنے اپنے مزاج کے لحاظ سے تربیت کرنی ہے۔

آپ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی بات کو سنیں اور ایک جذبے کے ساتھ پھر اس کو آگے پھیلائیں۔ جہاں آپ تھکے کہ تربیت نہیں ہوسکتی وہیں معاملہ ختم ہوگیا۔ اس لئے تھکنا نہیں۔ اپنی جماعت کے ہر فرد کو جب تک ہماری تعلیم پر عمل کرنے والا نہیں بنالیں، اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا نہیں بنالیں چین سے نہ بیٹھیں۔ اگر افراد جماعت کی اصلاح کرلیں گے یا ان میں یہ جذبہ پیدا کردیں گے کہ ایک احمدی کی حیثیت سے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں تو تبلیغ کے میدان خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ جہاں افراد جماعت میں یہ جذبہ اور شوق ہے وہاں تبلیغ کے میدان خود بخود کھل رہے ہیں۔

پس یاد رکھیں کہ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے اور وسائل ہمارے بہت کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں سے آسانی اور کامیابی مل سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد کیلئے اپنے آپ کو اسکے مطابق بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام اور پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہوا ہے اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو کے رہنا ہے لیکن اپنا حصہ لینے کی کوشش ہمیں کرنی چاہئے۔ ہم دوسروں کو تبھی کہہ سکتے ہیں جب ہم خود بھی کوشش کررہے ہوں تاکہ اسکے حصہ دار بھی بنیں اور اس سے ثواب حاصل کرنے والے بھی بنیں۔

پرانے مبلغین، pioneer مبلغین جو شروع میں افریقہ میں گئے انکے پاس تو سائیکل بھی نہیں ہوتی تھی۔ کھانا بھی مشکل سے ملتا تھا یا دودھ اگر میسر آگیا تو ایک گلاس دودھ پی لیا یا میں نے بعض مبلغین سے مثلاً مولوی شریف صاحب سے یہ بھی سنا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ الاؤنس تو پورا ہوتا نہیں تھا تو توس پانی میں ڈبو کے کھالیا کرتے تھے یا توس کھالیا اور اوپر سے پانی پی لیا۔ تو یہ ان کے حالات تھے۔ جبکہ اُسی زمانے میں عیسائی مشنریوں کو تمام سہولیات میسر تھیں۔ مَیں بھی جب گھانا میں رہا ہوں تو ہمارے گھر میں رات کو جلانے کے لئے ایک کیروسین کا لیمپ ہوتا تھا اور عیسائی چرچ جو ساتھ تھا ان کے جنریٹر بھی چل رہے تھے۔ لائٹیں بھی جل رہی ہوتی تھیں۔ ان کے پاس کاریں بھی اور ٹرک بھی اور پک اَپس (Pickup) بھی اور موٹر سائیکل بھی تھے اور وہ لوگ تبلیغ کرتے تھے۔ تو یہی حال ان پرانے مبلغین کے زمانے میں تھا کہ ان کو ساری سہولتیں نہیں تھیں۔ گو شروع میں عیسائی مبلغین نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں اور عیسائیت کو وہاں افریقہ میں پھیلایا ہے۔ لیکن 1921ء کے زمانہ میں جب ہمارے مبلغین گئے ہیں اور اس کے بعد کے زمانے میں اس وقت عیسائی مبلغین اسٹیبلش (establish) ہوچکے تھے اور ان کے پاس تمام سہولتیں تھیں لیکن اس کے باوجود ہمارے مبلغین کی کوششیں اور دعائیں تھیں جنہوں نے وہاں ایک انقلاب پیدا کردیا۔ یہ تھی آگ لگانا۔ خود عیسائیوں نے اعتراف کیا کہ ہماری ترقی میں اب احمدی مبلغین روک بن رہے ہیں اور جس تیزی سے عیسائیت پھیل رہی تھی وہ رک گئی ہے بلکہ مغربی افریقہ میں ویسٹ کوسٹ کے سارے علاقہ میں عیسائیوں کی اکثریت تھی اور انہی میں سے احمدی ہوئے ہیں۔ گھانا کی لاکھوں میں بہت بڑی تعداد جو شروع کے احمدیوں کی تھی وہ عیسائیوں میں سے احمدی ہوئے تھے۔ پس بغیر کسی سہولت کے انہوں نے ایک انقلاب پیدا کیا۔ اگر جذبہ ہو، محنت ہو اور دعا ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو جو بہت ضروری ہے تو پھر انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔ ہر نسل پہلے سے بڑھنے والی ہو تو پھر ترقی قائم رہ سکتی ہے۔

D.T.P سینٹر نشر واشاعت کیلئے کارکنہ کی ضرورت

D.T.P سینٹر نظارت نشر واشاعت صدر انجمن احمدیہ میں ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔ لجنہ کی امیدوار اپنی درخواست جملہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول Attested کے ساتھ کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کرکے اسے مکمل کرنے کے بعد امیر جماعت/صدر جماعت/صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ دو ماہ کے اندر بھجوادیں۔

(1) امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+ (سیکنڈ ڈویژن) ہو۔ ہندی، اُردو، عربی، انگریزی لکھنا پڑھنا جانتی ہو۔ (2) ہندی ٹائپنگ میں مہارت ہو اور کم از کم ایک سال کا تجربہ ہو۔ (3) ہندی ٹائپنگ Key Board دیکھے بغیر کمپوز کرسکتی ہو۔ ایک گھنٹہ میں کم از کم 300 الفاظ ٹائپ کرسکتی ہو۔ (4) ہندی ٹائپنگ In-Design سافٹ ویئر میں Chanaky-Unicode فونٹ میں کرنا جانتی ہو۔ (5) کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کیا ہو۔ (6) InDesign، InPage، M.S.Word کے بارے میں بنیادی معلومات ہوں۔ (7) واقف زندگی و وقف نو کی تحریک میں شامل ہونے والی ممبرات اپنا حوالہ منظوری وقف نو بھی درخواست میں تحریر کریں۔ (8) درخواست میں اپنے والد/خاوند/سرپرست کے تصدیقی دستخط بھی ہوں۔ (9) امیدوار کو انٹرویو کی تاریخ سے بعد میں مطلع کردیا جائے گا، نیز قادیان انٹرویو کیلئے آمد ورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ (10) قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اپنی ہوگی۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپ کو ماننے والے جو لوگ تھے وہ ملیریا کے مریض بڑے غریب لوگ تھے۔ علاقے میں مچھر تھے۔ ہر ایک کو ملیریا بخار ہوتا تھا۔ جن کو ملیریا ہو ان کو پتا ہے کہ کس طرح کمزوری ہو جاتی ہے۔ غربت کی وجہ سے خوراک بھی کوئی نہیں تھی۔ ایک وقت شاید روٹی ملتی ہو مگر اخلاص اور قربانی اس قدر تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے کوئی لفظ سنتے۔ حکم ہوتا کہ آج فلاں کام کرکے آؤ تو فوراً تعمیل کرتے اور راتوں رات اسی حالت میں پیدل ہی بٹالہ یا گورداسپور یا امرتسر پہنچ جاتے اور کام کرکے واپس آتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور یہ بڑی صحیح بات ہے کہ اگر ہمیں ترقی کرنی ہے اور اگر ہماری ترقی ہے تو یہ ہے کہ ہم اس سے زیادہ سفر کرنے والے ہوں۔ اس سے زیادہ اپنے آپ کو مشکلات برداشت کرنے کے عادی بنانے والے ہوں اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر قابل فکر بات ہے۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد 18 صفحہ 474)

بعض مبلغین ایسے بھی ہیں اور آپ لوگوں کو پہلے ہی سوچ لینا چاہئے کہ آپ نے ایسے نہیں ہونا جو اپنی جگہ پر بعد میں پہنچتے ہیں اور پہلے ہی کار کا مطالبہ کردیتے ہیں۔ ٹھیک ہے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے آجکل کے جو ذرائع ہیں یہ ضروری ہیں اور اگر جماعت afford کرسکتی ہے تو ان کا استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن واقف زندگی کی طرف سے مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو روک نہیں بننی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ پرانے مبلغین نے سائیکلوں سے ہی ایک انقلاب پیدا کردیا تھا۔ لوگ سائیکل کے پیچھے بیٹھ کر جاتے تھے یا پیدل چل کر جاتے تھے۔ بعض دفعہ جنگلوں میں ان کو بڑے بڑے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ کامیاب ہوئے۔ مقامی امراء کو بھی مبلغین کا خیال رکھنا چاہئے اور سہولتیں دینی چاہئیں اور مرکز کو بھی خیال رکھنا چاہئے اور بغیر کسی مطالبہ کے سہولتیں دینی چاہئیں۔ بجائے اس کے کہ ان کو مطالبہ کرنے والا بنائیں، جس حد تک جماعت کے وسائل ہیں ان کی ضروریات پوری کریں۔

لیکن اگر یہ نہ بھی ہو تو ایک مبلغ اور مربی کو کسی قسم کی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ بس اس کا ایک مقصد ہو کہ میں نے ایک انقلاب پیدا کرنا ہے اور جیسے بھی حالات ہوں کام کئے جانا ہے اور اس میں سستی نہیں پیدا کرنی۔ تبھی آپ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا حق ادا کرسکتے ہیں۔

گزشتہ سالوں میں مختلف convocations میں مَیں نے بڑی تفصیل سے بعض باتیں کہی ہیں ان کو بھی پڑھیں اور علاوہ ان باتوں کے جو مَیں اَب کہہ رہا ہوں وہ بھی اپنے سامنے رکھیں۔

اب جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کا سیکھنے کا دَور ختم ہوگیا ہے۔ اس طرح سیکھنا جو امتحان کے نقطۂ نظر سے ہو لیکن ویسے سیکھنے کا دَور اور علم حاصل کرنے کا دَور کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علم تو پنگھوڑے سے لے کے مرتے دم تک (تفسیر روح البیان جلد 5، صفحہ 275، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003)، قبر تک انسان کو حاصل کرنا چاہئے اور وہ آپ نے حاصل کرنا ہے۔ اب سیکھنے کے دور کے ساتھ آپ کا سکھانے کا دور بھی ہے۔ پس ہر بات جو آپ نے سیکھنی ہے اس نقطۂ نظر سے سیکھنی ہے کہ آگے سکھانی ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ جس جماعت میں بھی آپ ہوں وہاں کے نوجوانوں کو یا جو نوجوان آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کو دین کے قریب کریں۔ نوجوانوں میں دنیاداری بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہے اور آپ جو نوجوان مربی اور مبلغین ہیں ان کو دین کے قریب تر لاسکتے ہیں۔ دنیا سے دور کریں۔ نوجوانوں میں اور نئی نسل میں قربانی کی روح پیدا کریں۔ دین کی اہمیت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ ہر ایک اپنے آپ کو یا ہر ایک اپنے ہاتھ کو، ہر مربی اور ہر مبلغ اپنے ہاتھ کو اب طلحہ کا ہاتھ سمجھے کہ اگر وہ پیچھے ہٹا تو اسلام کو نقصان پہنچ سکتا ہے تبھی آپ اپنے انتہائی مقصد کو پاسکتے ہیں جو آپکے سامنے ہے۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ توجہ دیں، غور کریں اور اپنی زندگیاں اسکے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 مئی 2017)

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

جنت ایک ایسا لفظ ہے جو ہر انسان کو بڑا خوبصورت لگتا ہے، چاہے وہ خدا کو مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ کسی کے لئے دنیا کی لہو ولعب، کھیل کود، یہ زندگی جنت ہے تو کوئی دنیا و آخرت کی جنت کی تلاش میں ہے۔ لیکن ایک مومن اور غیر مومن میں دنیاوی جنت کی تعریف میں زمین و آسمان کا فرق ہے

جو جنت اخروی جنت ہے اس کے حصول کی کوشش اس دنیا میں ہی شروع ہو جاتی ہے
جس قدر ایک مومن اس دنیا میں اپنی جنت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بنانے کی کوشش کرے گا اُسی قدر بلکہ اس سے کئی گنا بڑھ کر اخروی جنت کا وارث بنے گا

انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد، پریشانی، گھبراہٹ اور بے چینی میں مبتلا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق ہو اور انسان خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اس سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرے تو ان پریشانیوں، دکھوں، تکلیفوں کو خدا تعالیٰ سکون میں بدل دیتا ہے

آپ عورتیں اور مرد جو میرے مخاطب ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر حقیقی جنت کی تلاش ہے تو نہ صرف خود نیکیوں میں آگے بڑھیں بلکہ نیکیوں کے انجام دینے میں ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔ محبت اور پیار کے تعلق کو بڑھائیں۔ ذرا ذرا سی بات پر رنجشوں اور ناراضگیوں کی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے ان دیواروں کو گرائیں

اگر محبت پیار کے سلوک اور حقوق کی حفاظت اور نگرانی میں جماعتی عہدیداران اپنے نمونے قائم کریں گے تو پچاس فیصد اصلاح تو اسی طرح ہو جائے گی
کیونکہ ہر سطح پر جماعتی عہدیداروں کو لیں، خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کو لیں، انصار اللہ کے عہدیداران کو لیں اور آپ لجنہ ہیں
لجنہ اپنی ہر سطح پر عہدیداران کو لیں تو پچاس فیصد افراد جماعت کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی خدمت بجا لا رہے ہیں، جو اس میں شامل ہو جاتے ہیں

میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں اور بڑی تکلیف سے پھر کہہ رہا ہوں کہ صرف ایمان کا اظہار کافی نہیں ہے، وہ انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں

جب نماز پڑھتے ہوئے توجہ نماز کی طرف نہیں تو یہ گری ہوئی نماز ہے، یہ وہ مقصد حاصل نہیں کر رہی جو عبادت کرنے کا مقصد ہے

قیام نماز وقت پر نماز کی ادائیگی بھی ہے، جب مائیں اپنے گھروں کو ایک خاص اہتمام سے نمازوں سے سجائیں گی تو اولاد پر یقیناً اثر ہوگا اور ان کو نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوگا

نہ مرد صرف اپنی نماز ادا کر کے بری الذمہ ہو جاتا ہے اور نہ ہی عورت اپنی نماز ادا کر کے بری الذمہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ دونوں کے فرائض میں ہے کہ ایک دوسرے کی نماز کے قیام کی بھی کوشش کریں اور بچوں کی نمازوں کی حفاظت کی طرف بھی توجہ دیں۔ ان کی نمازیں بھی قائم کرنے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے حقیقی جنت کے وارث بنیں

سورۃ التوبہ کی آیت 72 کی نہایت پُر معارف تفسیر اور اس حوالہ سے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اپنے گھروں کو اور اپنے معاشرہ کو جنت نظیر بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام مئی مارکیٹ، مَنہائم 26 جون 2010ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۃ التوبۃ:72)

جنت ایک ایسا لفظ ہے جو ہر انسان کو بڑا خوبصورت لگتا ہے، چاہے وہ خدا کو مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ کسی کے لئے دنیا کی لہو ولعب، کھیل کود، یہ زندگی جنت ہے تو کوئی دنیا و آخرت کی جنت کی تلاش میں ہے۔ لیکن ایک مومن اور غیر مومن میں دنیاوی جنت کی تعریف میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مومن کی اس دنیا کی جنت بھی خدا تعالیٰ کی رضا میں ہے اور غیر مومن کا اس سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ مومن کی اس دنیا کی جنت کا حصول بھی یا اس کے حصول کی کوشش بھی اخروی جنت کے حصول کیلئے ہے جو حقیقی جنت ہے اور ہمارے تصور اور ہمارے خیالات سے بہت بالا ہے۔

اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اسی طرح بہت پاکیزہ گھروں کا بھی جو دائمی جنتوں میں ہوں گے تاہم اللہ کی رضا سب سے بڑھ کر ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے''۔

قرآن کریم میں مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے دیکھا۔ اَور بھی بعض جگہ پہ قرآن کریم کا اسلوب ہے کہ بعض جگہ مومنین اور مومنات کہہ کر مَردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کیا ہے اور بعض جگہ مومنین کا ذکر ہے جس میں مرد عورت سب شامل ہیں۔ بہر حال یہاں مَردوں اور عورتوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ تمہارے لئے جنتیں ہیں، دائمی جنتیں ہیں۔

جنت کیا چیز ہے؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں''۔ یہ ایک معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیے ہیں۔ گو بعض اَور معنے بھی ہیں لیکن بہر حال اس کی روشنی میں بیان کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ: ''جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں''۔ یعنی ایسی چیز جس کے بارے میں پوری طرح علم نہ ہو، اس کے اندر کے حال کا صحیح طرح سے فہم وادراک نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ ''جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔'' (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 137، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اس دنیا کی جو جنت ہے، جس کو دنیا جنت سمجھتی ہے اس میں تو کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی نعمتوں کا وعدہ کرتا ہے جن کی عظمت کا انسان ظاہری طور پر احاطہ نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا ہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدۃ:18) پس حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان مومنوں کے لئے ان کے اعمال کے بدلے کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔ پس جنت اور اس کی نعمتیں کوئی ایسی چیز نہیں ہیں جس کا ایک انسان دنیا میں رہتے ہوئے احاطہ کر سکے۔ اور پھر یہاں یہ بھی واضح ہو گیا کہ صرف مومن یا مومنہ ہونے سے جنت نہیں مل جائے گی بلکہ یہ اُن اعمال کی جزا ہے جو انسان بجالاتا ہے۔ یہ ان اعمالِ صالحہ کی جزا ہے جن پر عمل کرنے کی ایک مومن اور مومنہ کوشش کرتے ہیں اور ان کی تفصیل خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مہیا فرمائی ہے۔

پس صرف ایمان لا کر اس پر خوش ہو جانا کافی نہیں بلکہ ایک مومن مرد اور مومن عورت کو اپنے ایمان کو اپنے نیک اعمال سے سجانے کی ضرورت ہے، اپنی عبادات سے سجانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اصل مقصد خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ جب آخر میں یہ فرما دیا کہ اصل چیز خدا تعالیٰ کی رضا ہے تو اصل جنت اُسی وقت ملے گی جب اعمال صالحہ ہوں گے، جب عبادات ہوں گی۔ جب یہ کوشش ہوگی کہ ہم نے ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے کرنے ہیں تو تبھی خدا تعالیٰ کے وعدے سے حصہ لینے کی ہم امید کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس جنت کا کچھ ظاہری نقشہ بھی کھینچا ہے اور اسکے حصول کے بعد مومنین کے مقام کا بھی۔ اور یہ نقشہ صرف ایک تمثیلی نقشہ ہے۔ مثال دی گئی ہے۔ یہ سمجھانے کیلئے ہے کہ اگر دنیا کی نعمتوں پر اسے محمول کرو تو یہ جو مثالیں بیان کی گئی ہیں یہ اسکی موٹی مثالیں ہیں ورنہ اسکی گہرائی تک پہنچنا تمہارے لئے ممکن نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے کیا فرماتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ: ’’کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کے لئے مخفی ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے ان تمام نعمتوں کو مخفی قرار دیا جن کا دنیا کی نعمتوں میں نمونہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں ہیں اور دودھ اور انار اور انگور وغیرہ کو ہم جانتے ہیں۔ ان کی مثالیں قرآن کریم میں دی گئی ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اَور ہیں اور اُن کو اِن چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے۔ پس جس نے بہشت کو دنیا کا سمجھا اُس نے قرآن شریف کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا۔‘‘

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت اور اس کی نعمتیں وہ چیزیں ہیں جو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں کبھی گزریں۔ حالانکہ ہم دنیا کی نعمتوں کو آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور کانوں سے بھی سنتے ہیں اور دل میں بھی وہ نعمتیں گزرتی ہیں۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ اور رسول اُس کا ان چیزوں کو ایک نرالی چیز بتلاتا ہے تو ہم قرآن سے دُور جا پڑتے ہیں اگر یہ گمان کریں کہ بہشت میں بھی دنیا کا ہی دودھ ہوگا جو گائیوں اور بھینسوں سے دوہا جائے گا۔ گویا دودھ دینے والے جانوروں کے وہاں ریوڑ کے ریوڑ موجود ہوں گے اور درختوں پر شہد کی مکھیوں نے بہت سے چھتے لگائے ہوئے ہوں گے اور فرشتے تلاش کر کے وہ شہد نکالیں گے اور نہروں میں ڈالیں گے۔ کیا ایسے خیالات اس تعلیم سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں جس میں یہ آیتیں موجود ہیں کہ دنیا نے ان چیزوں کو کبھی نہیں دیکھا اور وہ چیزیں روح کو روشن کرتی ہیں اور خدا کی معرفت بڑھاتی ہیں اور روحانی غذائیں ہیں۔ گو ان غذاؤں کا تمام نقشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ بتایا گیا ہے کہ ان کا سرچشمہ روح اور راستی ہے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 397 تا 398)

جتنی جتنی کسی کی روحانی ترقی ہوگی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش ہوگی، اتنا اتنا اس جنت سے ایک مومن کو حصہ ملے گا۔ مرد ہو یا عورت ہو، وہ نعمتیں ایک مومن کے لئے مہیا ہوں گی۔

پس جو جنت اخروی جنت ہے اس کے حصول کی کوشش اس دنیا میں ہی شروع ہو جاتی ہے۔ جس قدر ایک مومن اس دنیا میں اپنی جنت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بنانے کی کوشش کرے گا اُسی قدر بلکہ اس سے کئی گنا بڑھ کر اخروی جنت کا وارث بنے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اجر دس گنا حد تک بلکہ اس سے بھی لامحدود حد تک چلا جاتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ لامحدود اجروں کی خوشخبری دیتا ہے تو انسان اس کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔

اس جنت میں مومن کے مقام کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن نعمتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اس کو یہ کہہ کر تم پر واضح کیا گیا ہے کہ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جنت کی نعمتوں کی فراوانی جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے ظاہر ہے کہ یہ ظاہری دودھ یا شہد کی نہریں نہیں ہیں بلکہ اس کی اَور ہی کیفیت ہے۔ وہ عمل جو ایک مومن نے اس دنیا میں اس لئے کئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اس کی جزا اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نعمت کی اگلے جہان میں نہریں چلا دی ہیں۔ وہ جتنا چاہیں، جب چاہیں اس سے فیض اٹھاتے چلے جائیں۔ دنیاوی نہریں تو بارشوں اور پہاڑوں پر برف کی مرہون منت ہیں۔ اگر بارش نہ ہو، برف نہ پڑے تو نہریں اور دریا سوکھ جاتے ہیں یا اگر زیادہ بارشیں ہو جائیں، برفیں پڑ جائیں تو سیلاب آجاتے ہیں۔ جو دنیا کے ہر ملک میں ہم دیکھتے ہیں بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں ان نعمتوں کی نہروں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک تو تمہارے نیچے نہریں ہیں۔ یہ نعمتیں ہر وقت تم کو میسر ہیں اور پھر یہ کہ ان سے فائدہ اٹھانے کیلئے کسی اَور کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تمہارا جنت میں آنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لینا ہی اس بات کے لئے کافی ہے کہ یہ نہریں تمہارے زیرِ تصرّف ہیں اور پھر یہ نہریں خشک ہونے والی نہیں ہیں، نہ ہی کسی قسم کا نقصان پہنچانے والی ہیں۔

پھر فرمایا خَالِدِيْنَ فِيْهَا ان نہروں اور جنت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے کوئی عرصہ مقرر نہیں ہے کہ اتنے عرصے کیلئے فائدہ اٹھا لو بلکہ ایک مرتبہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہوئے تم جنت میں آگئے تو پھر ہمیشہ ہی اس جنت میں رہو گے، ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے رہو گے اور یہ لامحدود نعمتیں ہیں اور ہمیشہ تمہارے تصرّف میں رہیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نعمتیں بھی لامحدود اور لازوال ہیں۔ ہمیشہ کے لئے تمہیں اس جنت میں رہنا بھی ہے۔ لیکن کہاں رہنا ہے؟ ایک ظاہری نقشہ کھنچا ہے کہ ایسے گھروں میں رہو گے جو مَسَاكِنَ طَيِّبَةً ہیں۔ بہت ہی پاکیزہ گھر ہیں۔ ایسے پاکیزہ گھر ہیں جن میں کسی قسم کی کثافت اور گندگی اور خیالات اور تصورات کی ناپاکی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ گھر دائمی جنتوں میں ہوں گے۔ ان گھروں کی صفائی اور پاکیزگی عارضی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہ تمام نعمتیں جو انسان کو اُخروی جنتوں میں ملیں گی اور جنتی ان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے لیکن سب سے زیادہ جو بات جنتیوں کی خوشی کا موجب ہوگی اور جس کے لئے اس دنیا میں بھی وہ نیک اعمال بجالاتے رہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی فوزِ عظیم ہے، یہی تمہاری اصل کامیابی ہے۔ یہی وہ آخری مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اس مقصد کو پا لیا تو جنت کی تمام قسم کی نعماء کا حصول ممکن ہو گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کیلئے اعظم ترین انعامات میں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ہی رکھا ہے‘‘۔ فرمایا: ’’انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد میں ہوتا ہے۔ مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ سے رنگین ہوتا جاتا ہے اُسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 137، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک مومن کا اصل مقصود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور یہی نمونے انبیاء کے حقیقی متّبعین نے ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ یہ جنت کی نعمتیں، جنت کی نہریں، اعلیٰ گھر، یہ سب تو اُن اعمال کے زائد انعامات ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ایک مومن کرتا ہے اور یہ صرف اخروی زندگی کے انعامات نہیں ہیں، مرنے کے بعد کے انعامات نہیں ہیں بلکہ یہ دنیا کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی وجہ سے یا اس کی کوشش کی وجہ سے اس دنیا میں ہمارے لئے جنت بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد، پریشانی، گھبراہٹ اور بے چینی میں مبتلا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق ہو اور انسان خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اس سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرے تو ان پریشانیوں، دکھوں، تکلیفوں کو خدا تعالیٰ سکون میں بدل دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے جب مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے تو اس سے پہلی آیت میں بعض اعمال کا ذکر کر کے یہ بھی بتا دیا کہ یہ عمل ہیں جو ایک مومن بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ورنہ صرف اپنے منہ سے اپنے آپ کو مومن کہنے سے انسان مومن نہیں بن جاتا۔ اس لئے جب ان لوگوں نے جو جنگلوں میں دیہاتوں میں رہنے والے تھے جن کو بَدّو بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے جب یہ کہا کہ ہم ایمان لے آئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ حقیقت میں تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں تمہارا جواب فی الحال یہ ہونا چاہیے کہ أَسْلَمْنَا کہ ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ لیکن ایمان کی جو حالت ہونی چاہئے وہ تم میں پیدا نہیں ہوئی۔ وہ حالت کس طرح پیدا ہوگی؟ فرمایا: إِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت کرو گے تو تب ہی کامل ایمان ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی بعض خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے۔ تو اس پہلی آیت میں فرماتا ہے: وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ کہ مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یعنی مومنین آپس میں ایک جان کی طرح ہیں۔

ولی کے معنی ہیں: دوست، ایک دوسرے سے پیار محبت کا سلوک کرنے والے، ایک دوسرے کے مددگار، حفاظت کرنے والے، ایک دوسرے کے معاملات کی نگرانی کرنے والے۔ پس اگر جنت کا امیدوار بننا ہے تو آپس میں اس تعلق کو نباہنا ہوگا۔ اور یہ سلوک صرف آخرت کی جنت کی ضمانت نہیں ہے بلکہ اس دنیا کی جنت کی ضمانت بھی بن جاتا ہے۔

قرآن کریم میں جو جَنّٰتٍ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے دنیاوی اور اُخروی جنت دونوں مراد ہیں۔ جب مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس دنیا میں بھی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔ جو لوگ اس بات کی تلاش میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کہ مومن آپس میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنے تعلقات کو استوار کیا۔ دوسرے مومن کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا۔ اس کا نظارہ حال ہی میں ہمیں لاہور میں ہونے والے واقعات میں نظر آتا ہے جو ہماری دو مساجد میں ہوئے۔ دنیائے احمدیت میں ہر جگہ بلاتخصیص قوم، نسل، رنگ احمدیوں پر ہونے والے ظلم نے ہر احمدی کے دل کو بے چین کر دیا۔ کئی خطوط مجھے آئے ہیں کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ اتنی تکلیف میں ہو تو کیا تمہارا کوئی قریبی عزیز اس واقعہ میں شہید یا زخمی ہوا ہے؟ تو ہمارا جواب ہوتا ہے کہ یہ سب ہمارے اپنے ہی تو تھے۔ ہر شہید ہونے والا میرا باپ، میرا بھائی، میرا بیٹا تھا۔ یہ صرف پرانے احمدیوں کا یا پاکستانی احمدیوں کا حال نہیں ہے بلکہ افریقہ کے ایک ملک کے دُور دراز علاقہ سے مجھے مربی صاحب نے یہ لکھا کہ 28 مئی کو جب میں جمعہ کے وقت ایک دُور دراز دیہاتی جماعت میں پہنچا تو MTA پر یہ خبر آرہی تھی یا خطبہ کے دوران میرے سے سنا۔ تو یہ جماعت جو نو مبائعین کی جماعت ہے اور دُور جنگلوں میں رہنے والی جیسا کہ مَیں نے کہا دیہاتی جماعت ہے۔ سڑکیں بھی وہاں نہیں جاتیں، اس میں اکثریت اَن پڑھوں کی ہے۔ افریقن لوگ ہیں۔ لیکن جب ان کو خطبے کے دوران اُن کی زبان میں اس تمام واقعہ کی تفصیل بتائی جا رہی تھی تو ہر چہرے سے بے چینی نظر آرہی تھی۔ ہر چہرے پر جذبات کا اظہار ہو رہا تھا اور وہ کہتے ہیں کہ پھر نماز کے دوران جس طرح رقّت سے رو کر انہوں نے دعائیں کی ہیں، ان کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔

پس یہ مطلب ہے ولی ہونے کا جس نے محبت،

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

پیار کے جذبات اور تعلق میں تمام دنیاوی سرحدوں اور رنگ و نسل کو ختم کر دیا ہے۔ اور یہ ہے وہ انقلاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق نے ہم میں پیدا کیا ہے۔ یہ کیفیت یقیناً آپ میں بھی پیدا ہوئی ہے۔ تو یہ صرف وقتی اور جذباتی کیفیت نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِس دنیا اور اُس دنیا دونوں کی جنت کے حصول کے لئے یہ ایک مومن کا شیوہ ہونا چاہیے۔ مومنین اور مومنات کے لئے آپس میں ایک دوسرے کا مددگار ہونا بھی ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے جب مومنین اور مومنات کا تصوّر ابھرے گا تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی تصوّر ابھرے گا کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ پس آپ عورتیں اور مرد جو میرے مخاطب ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر حقیقی جنت کی تلاش ہے تو نہ صرف خود نیکیوں میں آگے بڑھیں بلکہ نیکیوں کے انجام دینے میں ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔ محبت اور پیار کے تعلق کو بڑھائیں۔ ذرا ذرا سی بات پر رنجشوں اور ناراضگیوں کی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے ان دیواروں کو گرائیں۔ اور بعض لوگ ایسی دیواریں کھڑی کر دیتے ہیں جن کا گرانا مشکل ہو جاتا ہے۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ولی ہونے کا ایک مطلب ہے کہ معاملات کا نگران ہونا۔ جس طرح ہر انسان اپنے ذاتی معاملات کی نگرانی کرتا ہے، ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت کا فرض ہے کہ اسی طرح دوسرے کے معاملات کی نگرانی بھی کرے۔ اپنے حقوق کی حفاظت کی فکر ہے تو دوسرے کے حقوق کی حفاظت کی فکر بھی ہو۔ اگر محبت پیار کے سلوک اور حقوق کی حفاظت اور نگرانی میں جماعتی عہدیداران اپنے نمونے قائم کریں گے تو پچاس فیصد اصلاح تو اسی طرح ہو جائے گی۔ کیونکہ ہر سطح پر جماعتی عہدیداروں کو لیں، خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کو لیں، انصار اللہ کے عہدیداران کو لیں اور آپ لجنہ ہیں۔ لجنہ اپنی ہر سطح پر عہدیداران کو لیں تو پچاس فیصد افراد جماعت کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی خدمت بجا لا رہے ہیں، جو اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ تو اگر ارادہ ہو تو پچاس فیصد اصلاح تو ہو گئی۔

پس مومن اور مومنات بننے کے لئے ضروری ہے کہ ان انعامات سے فیضیاب ہونے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے رکھے ہیں، اِن نفرتوں اور کدورتوں کو دلوں سے نکال کر پھینک دیں جو ایک دوسرے کے لئے بعض کے دلوں میں پنَپ رہی ہیں۔ میں کسی کے دل کا حال نہیں جانتا لیکن بعض ایسے شواہد اور واقعات میرے سامنے آتے ہیں جن سے دلوں کی کدورتوں کے اظہار ہو رہے ہوتے ہیں۔ مَیں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں اور بڑی تکلیف سے پھر کہہ رہا ہوں کہ صرف ایمان کا اظہار کافی نہیں ہے۔ وہ انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ایک دوسرے کا حقیقی ولی بننے کی ضرورت ہے۔ بنیانِ مرصوص بننے کیلئے، ایک مضبوط دیوار بننے کیلئے ولی بننے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کا مددگار بننے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کیلئے حفاظت کا فرض ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم اپنے دشمن پر، اپنے مخالفین پر غلبہ حاصل کر سکیں گے، تبھی ہم اُن جنتوں کے وارث بن سکیں گے جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

اگر اس حقیقت کو آپ سمجھ لیں، ہر عورت اور ہر لڑکی اپنا جائزہ لے، ہر مرد اور نوجوان اپنا جائزہ لے تو ایک جنت نظیر معاشرہ آپ قائم کرنے والے ہوں گے۔ گھروں کے سکون بھی قائم کرنے والے ہوں گے۔ آپس کے تعلقات میں بھی خوبصورتی نظر آئے گی۔ عہدیدار اور غیر عہدیدار میں عزت و احترام کا رشتہ بھی قائم ہوگا۔ جماعتی نظام میں بھی مضبوطی پیدا ہوگی اور کوئی بدفطرت جماعت کو کسی بھی رنگ میں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور سب سے بڑھ کر جب یہ کام ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کر رہے ہوں گے تو اِس دنیا کی جنت کے بھی وارث ہوں گے اور اگلے جہان کی جنتوں کے بھی وارث بنیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس آج سب سے پہلے اپنے نفس کی صفائی سے اس کام کو شروع کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ نیکیوں اور برائیوں کا سب سے بڑا مسکن اور گھر ہمارا اپنا نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب جنتیوں کیلئے یہ فرمایا ہے کہ مَسَاكِنَ طَيِّبَةً انکی پاک رہائشگاہیں ہوں گی تو پاک رہائشگاہوں کیلئے پاک نفس ہونا بھی ضروری ہے۔ اپنے دلوں کو نیکیوں کا مسکن بنانا بھی ضروری ہے۔ اپنے دلوں کو برائیوں سے پاک کرنا بھی ضروری ہے۔ اپنے دل کے گھر کو شیطان سے پاک کرنا بھی ضروری ہے۔ اپنے دلوں کو دنیا کے لہو و لعب کی آماجگاہ بننے سے روکنا بھی ضروری ہے۔ تبھی ہم ہر شر کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تبھی ہم ایک دوسرے کے ولی بن کر انفرادی طور پر بھی اور جماعتی سطح پر بھی حفاظت و نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اپنے گھروں کو، اپنی مجلسوں کو پاک اور طیب رکھ سکتے ہیں۔ اگر اس بارے میں عورتیں اپنا کردار ادا کرنے کا ارادہ کر لیں تو گھروں کی پاکیزگی کا بہترین رنگ میں انتظام ہو سکتا ہے۔ عورتیں گھروں کی محافظ و نگران ہونے کی حیثیت سے بچوں کی بہترین تربیت کا حق ادا کر سکتی ہیں۔

مَردوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے مومنین کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ عورتوں کی ذمہ داری ہے۔ مرد بھی اپنے گھر کا راعی ہے۔ اگر اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو مومنین کی صف سے باہر نکل جائیں گے۔ پس اگر جنت میں پاک گھر بنانے ہیں تو ہمیں اس دنیا میں بھی پاک گھروں کے نمونے پیش کرنے ہوں گے۔ ہمیں اپنا ظاہر بھی پاک کرنا ہوگا۔ اپنا باطن بھی پاک کرنا ہوگا۔ اپنے دلوں کو ٹٹولنا ہوگا۔ ذاتی مفادات کی بجائے جماعتی مفادات کو سامنے رکھنا ہوگا۔

آج جبکہ جماعت پر مخالفین کی سختیوں کی وجہ سے ہر ایک کا دل نرم ہے تو خاوند بیوی، بھائی بہن، عزیز رشتہ دار، عہدیدار اور غیر عہدیدار اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے ایک دوسرے کا ولی ہونے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

اور ولی بننے کے بعد اگلا کام جو خدا تعالیٰ نے مومنین اور مومنات کو بتایا ہے وہ یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ کہ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ اس کا مطلب حکم دینا بھی ہے اور کسی بات کو زور دے کر کہنا بھی ہے۔ اور کسی بات کو زور دے کر کہنے کے لئے انسان مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔ پس یہ نیکیوں کی پُرزور تلقین مومن ایک دوسرے کو بھی کرتے ہیں اور غیروں کو بھی کرتے ہیں۔

اگر خود ہم نیک اعمال بجا لانے والے نہیں تو دوسرے کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ اگر ماں باپ خود نیکیوں کی طرف توجہ دینے والے نہیں تو بچوں کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ اگر عہدیداران خود اپنے نیک اعمال پر نظر رکھنے والے نہیں تو دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ اگر ہمارے داعی الی اللہ کے اپنے اندر بعض نیکیاں نہیں تو وہ کس طرح دوسرے کو تبلیغ کر سکتی ہے یا کر سکتا ہے۔ آپ کے بچے سے لے کر غیر تک ہر ایک آپ کی تلقین، آپ کی نصیحت پر آپ پر انگلی اٹھائے گا یا آپ پر اُلٹا دے گا۔ اگر بچے یا فردِ جماعت ماں باپ یا عہدیدار کا احترام کرتے ہوئے چُپ بھی رہیں گے تو دل میں ضرور خیال لائیں گے کہ آپ تو یہ نیکیاں کرتے نہیں اور ہمیں یہ تلقین کر رہے ہیں اور یہ بے چینیاں جہاں اس دنیا میں معاشرے کے سکون کو برباد کر کے جنت کی بجائے نعوذ باللہ جہنم بنا رہی ہوں گی وہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بھی بن رہی ہوں گی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر تو ہم اُخروی جنت کے وارث نہیں بن سکتے۔

خطبات میں مَیں شہداء کے واقعات سنا رہا ہوں۔ اُن کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ کل ہی آپ نے سنا ہے کہ دادا کے قرآن پڑھنے کا پوتی پر اتنا اثر تھا کہ اس نے اپنی معصومیت میں کہا کہ دادا جنت میں بھی قرآن پڑھ رہے ہوں گے۔ پس یہ ہیں نیک اعمال جو خود بخود نیکیوں کی تلقین کر رہے ہوتے ہیں اور یہ ہیں حقیقی مومن کی نشانیاں جو اسے جنت کا وارث بنا رہی ہوتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کہ بری باتوں سے روکتے ہیں۔ یہ حکم پھر سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ہے۔ اگر اپنے نفس کی اصلاح ہو گی تو دوسروں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اپنے لئے جنت کے دروازے وَا کرنے کے لئے، کھولنے کے لئے ہر مرد اور عورت کوشش کرے گا تو دوسروں کو اِن دروازوں کی نشاندہی کر سکے گا۔ اپنی اولادوں کو برائیوں کی نشاندہی کرنے سے پہلے ہر عورت اپنے آپ کو پاک کرے گی اور ہر مرد پاک کرے گا تو اولادیں برائیوں سے اپنے آپ کو بچائیں گی۔ ہمارے اپنے اندر کا مومن جاگے گا تو زمانے کی اصلاح کا دعویٰ دل کی بے چین آواز بن کر دنیا پر ظاہر ہوگا۔ ورنہ برائیوں سے روکنا بے معنی اور بے مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ برائیوں سے روکنے اور نیکیوں کی تلقین کرنے کی ذمہ داری اُمّت کے ہر فرد کی لگائی ہے۔ گویا ہم نے صرف اپنے لئے جنت کے حصول کی کوشش نہیں کرنی بلکہ دنیا کو جنت کے راستے دکھانے ہیں۔ پس آج اگر اس سوچ کو ہر احمدی عورت اپنے دل میں راسخ اور قائم کر لے، ہر احمدی مرد اپنے دل میں راسخ اور قائم کر لے تو نہ صرف آپ اپنی جنت کی خوشخبری پانے والے ہوں گے بلکہ ایک انقلاب دنیا میں پیدا کرنے والے بن جائیں گے اور آپ عورتیں خاص طور پر انقلاب پیدا کرنے کی حصہ دار بن جائیں گی۔ اس انقلاب کے ذریعے دنیا کو حقیقی جنت کے راستے دکھانے والی بن جائیں گی۔ احمدی ماؤں کی گودوں سے پلنے والے بچے آزاد معاشرے کی برائیوں کو روکنے والے بن کر اور نیکیوں کے راستے دکھانے والے بن کر دنیا میں اس حقیقی جنت کے رہبر بن جائیں گے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا سے حاصل ہوتی ہے۔ پس کتنی بڑی آپ کی ذمہ داری ہے۔ جنت آپ کے قدموں میں یونہی نہیں رکھ دی گئی۔ ان راستوں پر چلنے کی اعلیٰ مثالوں کی وجہ سے آپ کو یہ اعزاز ملا ہے جو جنت کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ ماں بچے کو جنت کی طرف بھی لے جانے والی ہے اور جہنم کی طرف بھی۔ ہر ماں کے پاؤں کے نیچے جنت نہیں ہے بلکہ جنت مومنہ ماں کے پاؤں کے نیچے ہے۔

غیر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کی عزت نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا عزت ہوگی کہ دنیا و آخرت کی جنت کی طرف لے جانے کا مقام عورت کو دیا گیا ہے لیکن اس عورت کو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتی ہے۔ اس عورت کو دیا گیا ہے جو نیکیوں میں بڑھنے اور برائیوں سے روکنے کی جہاں کوشش اور تلقین کرنے والی ہے وہاں عبادات میں بھی طاق ہے۔ اس کے لئے بھی کوشش کرنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنت میں بسنے والوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ قیام نماز کرتے ہیں۔ عموماً ہمارے ہاں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ قیام نماز مردوں کا کام ہے اور قیام نماز کا مطلب ہے مسجد میں جا کر نماز پڑھو۔ ٹھیک ہے یہ مطلب بالکل صحیح ہے۔ لیکن صرف اتنا مطلب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ نماز کو کھڑا کرو۔ نماز بار بار گرتی ہے تم بار بار کوشش کر کے اس کو کھڑا کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات،

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جلد اول، صفحہ 29، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کس طرح گرتی ہے اور اس کو کس طرح کھڑا کرنا ہے؟ نماز پڑھتے ہوئے جب توجہ نماز کی طرف نہیں تو یہ گری ہوئی نماز ہے۔ یہ وہ مقصد حاصل نہیں کر رہی جو عبادت کرنے کا مقصد ہے۔

ایک عورت پڑھ تو نماز رہی ہو اور سوچیں اس طرف ہوں کہ آج میں نے فلاں کی شادی یا فلاں کی دعوت پر جانا ہے تو کون سا جوڑا پہنوں گی؟ زیور تو میرا ایسا ہونا چاہیے جو سب کی توجہ کھینچ لے یا فلاں عورت نے فلاں وقت میں مجھے یہ کہا تھا تو کب موقع ملے تو مَیں اسے جواب دوں۔ کس طرح فلاں کو نیچا دکھاؤں۔ کس طرح فلاں کام کروں۔ ساس بہو ہیں تو آپس کے مسئلے دماغ میں آتے رہتے ہیں۔ یا کوئی بھی دنیاوی خیالات آئیں جو نمازوں کی طرف سے توجہ ہٹا رہے ہوں تو یہ نماز کا گرنا ہے۔ اور نماز کو قائم کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ نماز میں نماز کے الفاظ پر غور کرتے ہوئے ان کی ادائیگی ہونی چاہیے۔ الفاظ بار بار بھی دہرائے جاسکتے ہیں۔ رکوع و سجود میں اپنی زبان میں اپنے مسائل کے لئے دعا کریں۔ جماعت کے لئے دعا کریں۔ جب خیالات بھٹکنے لگیں تو شیطان سے پناہ مانگیں۔ استغفار کریں۔ نماز کے دوران اللہ سے مدد مانگی جائے کہ میں نماز کا حق ادا کروں۔ تو یہ نماز کو کھڑا کرنا ہے۔ یہ نماز کا قیام ہے۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر مومن مرد، ہر مومن عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ پر عمل کرنے والا ہو۔ یہ قیامِ نماز جو خالصتہً اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے ہوتا ہے پھر بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں سے انسان کو بچا کر رکھتا ہے جو دلوں میں بدظنیاں پیدا کرتی ہیں اور آپس کے تعلقات کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔

پھر قیامِ نماز وقت پر نماز کی ادائیگی بھی ہے۔ جب مائیں اپنے گھروں کو ایک خاص اہتمام سے نمازوں سے سجائیں گی تو اولاد پر یقینا اثر ہوگا۔ ان کو نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔ جہاں گھروں میں نمازوں کا اہتمام ہوتا ہے وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ڈیڑھ دو سال کے بچے بھی اپنے معصومانہ انداز میں نماز پڑھتے ہیں، سجدے کرتے ہیں، اپنی توتلی زبان میں اَللّٰہُ اَکْبر کہتے ہیں۔ لڑکی ہے تو چھوٹا سا دوپٹہ لے کر جائے نماز پر جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ لڑکا ہے تو ٹوپی سر پر رکھ کر جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو پتا ہی نہیں کہ نماز کیا ہے لیکن اپنے ماں باپ کے عمل دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس کو غیر محسوس طریقے پر ایک عادت پڑ رہی ہوتی ہے۔ تو پھر یہ عمل نسلوں میں بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑتا چلا جاتا ہے۔ جس گھر میں عورتیں پانچ وقت نماز کا اہتمام کر رہی ہوں، مرد تو بعض نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے ہیں، چھوٹے بچوں کی تربیت کے لئے تو عورتیں ہی ہیں۔ وہ گھر میں پانچ وقت نمازیں ادا کر رہی ہوں تو وہ گھر کبھی خدا تعالیٰ کی مدد سے محروم نہیں ہوتے اور بچوں کی تربیت بھی غیر محسوس طریقے پر ہو رہی ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ فجر کی نماز کے لئے بھی ایک دوسرے کو جگاؤ۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل، حدیث 1308) نہ مرد صرف اپنی نماز ادا کر کے بری الذّمہ ہو جاتا ہے اور نہ ہی عورت اپنی نماز ادا کر کے بری الذّمہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ دونوں کے فرائض میں ہے کہ ایک دوسرے کی نماز کے قیام کی بھی کوشش کریں اور بچوں کی نمازوں کی حفاظت کی طرف بھی توجہ دیں۔ ان کی نمازیں بھی قائم کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے حقیقی جنت کے وارث بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتوں کی نشانی، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی تلاش میں ہیں، یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ عورتوں پر ان کے زیور پر، اگر زیور زکوٰۃ کی شرح کے اندر آتا ہو تو اُس پر زکوٰۃ ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھنا بھی ہر اس عورت کا فرض ہے جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں لا کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا اظہار کرتی ہے۔ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ میرے اندر اس بیعت میں آ کر ایک انقلاب پیدا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بہت سی ایسی نوجوان بھی اور بڑی عمر کی بھی عورتیں ہیں جن کو اپنے زیوروں سے کوئی رغبت نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے انہیں خرچ کرتی ہیں بلکہ بعض دفعہ اپنا سب کچھ ہی دے دیتی ہیں۔ ابھی چند دن پہلے اس دورے کے دوران ہی ایک نوجوان جوڑا مجھے ملا، جن کی ابھی شادی ہوئی ہے، جو اپنا زیور اٹھائے ہوئے تھے اور لڑکی نے یہ کہا کہ ہم اس کو کسی فنڈ میں دینا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا بھی کہ اپنے لئے بھی کچھ رکھ لو۔ بعد میں یہ خیال نہ آئے کہ کچھ رکھ لیتے۔ لیکن وہ بچی رونے لگ گئی کہ میں نے بڑا سوچ کر یہ فیصلہ کیا ہے اور یہ سب کچھ مَیں دینا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اَور دے دے گا۔ یہ زیور جو ہے یہ میں نے جماعت کو ہی دینا ہے۔ یہی مَیں عہد کر کے آئی ہوں۔ اس طرح کے اور بہت سارے واقعات سامنے آتے ہیں۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش اور اپنے لئے جنت میں مکان بنانے والی عورتیں۔ اس دنیا میں نیک اعمال، عبادات اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے لئے مکان تعمیر کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر رہی ہیں۔

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ کی جنتوں میں رہنے کی خواہش کرنے والوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے اعمال پر وہ خوش ہو کر بیٹھ نہیں جاتے۔ نہ ان کو اپنی نیکیوں کا کوئی زُعم ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہم نے نیکی کر دی۔ ہمارے عمل اچھے ہو گئے۔ ہم بہت خوش ہو گئے ہمیں جنت مل گئی۔ نہ برائیوں سے بچنے پر کوئی فخر ہوتا ہے۔ نہ اپنی عبادات اور نمازوں پر نازاں ہوتے ہیں۔ نہ مالی قربانی میں اپنا سب کچھ پیش کر کے اس بات پر تسلی پکڑ لیتے ہیں کہ ہم نے بڑی قربانی دے دی۔ اب تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن گئے۔ ان تمام نیکیوں کے باوجود وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہم ہر وقت یُطِیۡعُوۡنَ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں میں شامل رہیں۔ اور آج جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا فضل فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اب ہم اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کا حق اسی صورت میں ادا کر سکیں گی اور کر سکیں گے جب اپنے عہدِ بیعت کو نبھائیں گے۔ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھیں گے۔ اور جب ہمارے عمل اور ہماری کوشش اور ہماری دعا کے دھارے اِس سمت میں چل رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تم پر رحم کروں گا۔ میری رحمت وسیع تر ہے۔ تمہاری توقعات سے بڑھ کر میری رحمت کے تم نظارے دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رضا کے حصول کو تم نے سب سے مقدّم رکھا ہے۔ یہ تمام اعمال اور عبادتیں تم نے میری رضا کے حصول کے لئے کی ہیں تو مَیں تمہیں اُن جنتوں کا وارث بناؤں گا جن کی جزا کا احاطہ بھی تمہاری سوچ سے باہر ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی، مَردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اور ہماری نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے دنیاوی اور اُخروی ہر قسم کی جنتوں سے فیضیاب فرمائے اور ہم ہر نیکی کے کام کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے کرنے والے ہوں۔ (آمین) اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30؍جون 2017)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

MBBS IN BANGLADESH

SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS

EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES

- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s: 9906928638

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)

For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport

BILAL MIR

NEEDS EDUCATION KASHMIR

QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001

Cell: 09596580243|07298531510

Email: mbbsjk.bd@gmail.com

H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery

All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

IRS INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2/اگست 2017 بروز بدھ 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم صداقت احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب، آلڈرشاٹ، یو.کے)

25/جولائی کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں 35 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ کو جماعتی ڈیوٹیوں اور وقارِ عمل کا بہت شوق تھا۔ لوکل صدر صاحب اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کا کہنا ہے کہ آپ کو جب بھی ڈیوٹی کیلئے بُلایا جاتا تو حاضر ہوجاتے۔ جلسہ سالانہ یو.کے پر وقارِ عمل میں حصہ لینے کیلئے کئی روز پہلے ہی وہاں پہنچ جایا کرتے تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مربی سلسلہ (رقیم پریس یو.کے) کے چھوٹے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرم نذیر احمد ناصر صاحب (وینکوور، کینیڈا)

17/جولائی 2017 کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ربوہ میں تحریک جدید میں کام کیا اور پھر 1975 میں جاپان چلے گئے۔ وہاں سے 1985 میں کینیڈا آگئے۔ آپ چندوں کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے۔ آپ نے سیکرٹری تحریک جدید کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے آپ کو بہت پیار تھا۔ نظام جماعت کا انتہائی احترام کرتے تھے۔ الفضل اور سلسلہ کی کتب کا بڑی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2)مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ (قادیان)

11/جون 2017 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب درویش مرحوم کی بیٹی اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم کی بڑی بہو تھیں۔ آپ نے میاں کی وفات کے بعد بہت صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزاری اور بچوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، نظام جماعت کا احترام کرنے والی، بہت نیک، خوش مزاج اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

شادی کے معاملات میں دونوں فریقین کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ
اعتماد قائم کریں اور سچائی پر یہ رشتے قائم ہوں
ایک دوسرے کا احترام ہو، ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں کا احترام ہو
تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ شادیاں کامیاب رہتی ہیں

خطبہ نکاح فرمودہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5/اگست 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ یہ دونوں نکاح ہمارے مربی سلسلہ ارشاد احمد صاحب ملہی کی دونوں بیٹیوں کے ہیں۔ اور پہلا نکاح عزیزہ طیبہ ریحانہ ملہی بنت مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ کا ہے جو عزیزم وقار احمد ابن مکرم شاہد احمد باجوہ صاحب امریکہ کے ساتھ بیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ طیبہ اپنے ننہیال کی طرف سے صحابی کی نسل میں سے ہیں۔ اللہ کرے یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور ان بزرگ صحابہ نے جو اپنی نسلوں کیلئے، اپنے بچوں کیلئے دعائیں کی ہوئی ہیں، ان کے یہ حقیقی وارث بننے والے ہوں اور ان کی آئندہ نسلیں بھی اپنے آباؤ اجداد کی روایات کو قائم رکھنے والی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہوں۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا۔ جس میں دولہے کی باری پر اس کے والد مکرم شاہد احمد باجوہ صاحب نے عرض کیا کہ لڑکا یہاں نہیں ہے اور وہ اس کی طرف سے وکیل ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: دولہا کی طرف سے وکیل ہیں؟ یہاں لکھنے والے نے تو وکیل کا نام نہیں لکھا۔ پہلے ایک تعارف میں لکھا ہوا ہے کہ وکیل ہیں۔

پھر حضور انور نے مکرم شاہد احمد باجوہ صاحب سے دولہے کے وکیل کے طور پر ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح بھی ارشاد ملہی صاحب کی دوسری بیٹی رملہ ارشاد ملہی کا ہے۔ یہ عزیزم اُسامہ سیفی واقف نو ابن مکرم خالد سیفی صاحب امریکہ کے ساتھ بیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم اُسامہ بھی حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کے پڑپوتے ہیں اور ان کے نانا چوہدری محمد اسحاق صاحب ساہیوال کا جو واقعہ ہوا تھا اس میں اسیر رہے ہیں۔ بہرحال یہ بھی پرانا احمدی خاندان ہے، خدمت کرنے والا خاندان ہے، صحابی کی اولاد ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: نکاح شادی کے معاملات میں دونوں فریقین کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اعتماد قائم کریں اور سچائی پر یہ رشتے قائم ہوں، ایک دوسرے کے احترام ہوں، ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں کے احترام ہوں۔ یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے اور ہر نیا قائم ہونے والا رشتہ ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ شادیاں کامیاب رہتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ شادیاں، یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور کامیاب ہوں۔ دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7/جولائی 2017)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
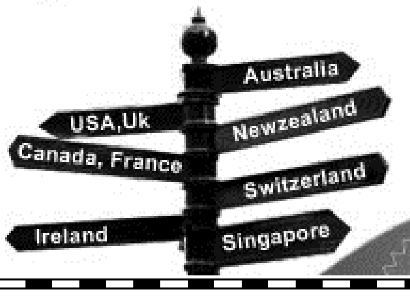

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8376: میں عطیۃ الکریم کے.آئی بنت مکرم عبد الکریم سی.جی صاحب ،قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم جماعت کاوارتی ،لکش دیپ، مستقل پتہ: Kakkaillam ہاؤس ،کال پینی ،لکش دیپ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی :24 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارکہ بی کے.آئی　　الامۃ: عطیۃ الکریم کے.آئی　　گواہ: عبدالکریم سی.جی

مسل نمبر 8377: میں فضل یو.پی ولد مکرم محمد علی یو.پی صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن Uroothparambil(H) ڈاکخانہ Perinthalmanna ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　العبد: فضل یو.پی　　گواہ: شاناواس.پی

مسل نمبر 8378: میں سودا.یو.پی زوجہ مکرم فضل.ای صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن Uroothparambil(H) ڈاکخانہ Perinthalmanna ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ :3 سینٹ پر مشتمل ایک پلاٹ بمقام Perinthalmanna سروے نمبر 172/2B۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　الامۃ: سودا.یو.پی　　گواہ: شاناواس.پی

مسل نمبر 8379: میں شامل.یو.پی ولد مکرم محمد علی.یو.پی صاحب ،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن Uroothparambil(H) ڈاکخانہ Perinthalmanna ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　العبد: شامل.یو.پی　　گواہ: شاناواس.پی

مسل نمبر 8380: میں مرشد عرفان ولد مکرم یوسف.پی صاحب ،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال تاریخ بیعت 2010 ،ساکن Parakkattuthodi(H) نارتھ پلور ڈاکخانہ Pulamanthole ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2؍فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　العبد: مرشد عرفان　　گواہ: شاناواس.پی

مسل نمبر 8381: میں سبیتا.این زوجہ مکرم یوسف.پی صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 2010 ،ساکن Parakkattuthodi(H) نارتھ پلور ڈاکخانہ Pulamanthole ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 18 گرام، جھمکے 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　الامۃ: سبیتا.این　　گواہ: شاناواس.پی

مسل نمبر 8382: میں یوسف.پی ولد مکرم کُنجالن صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 2010 ،ساکن Parakkattuthodi(H) نارتھ پلور ڈاکخانہ Pulamanthole ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ :7 سینٹ بمقام Perinthalamanna (سروے نمبر 172/2B) R-2.8341 ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　العبد: یوسف.پی　　گواہ: شاناواس

مسل نمبر 8383: میں طاہر احمد.ایم ولد مکرم منور احمد.ایم صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: آر.ایم.ایل.نگر، سیکنڈ اسٹیج 100 فٹ روڈ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، مستقل پتہ: لیفٹ سائڈ، ساگر روڈ ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14؍جون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/16,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ادریس　　العبد: طاہر احمد.ایم　　گواہ: مبارک احمد نسیم

مسل نمبر 8385: میں طارق خان ولد مکرم شبّن خان صاحب ،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن لودھی پور ضلع شاہجہانپور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی.عبدالناصر　　العبد: طارق خان　　گواہ: عارف احمد خان غوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

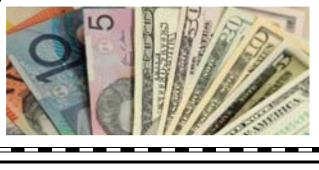

تحریک جدید کی آخری سہ ماہی
اور مخلصین جماعت سے جلد از جلد صد فی صد ادائیگی کی درخواست

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 ؍اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے 31 ؍جولائی کو سال رواں کے نو ماہ گزر چکے ہیں۔ چندہ تحریک جدید کی جلد تر ادائیگی سے متعلق بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ: ’’احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ اس کی ادائیگی سال کے آخر تک نہ رہنی چاہئے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔‘‘ (خطاب مجلس مشاورت فرمودہ 12 ؍فروری 1936)

چندہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق چونکہ اکناف عالم میں تبلیغ واشاعت دین سے ہے اس لئے حضور انور نے سیکرٹریان تحریک جدید کو بھی تاکید کی ہے کہ: ’’چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کیلئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سیکرٹری (وکیل المال تحریک جدید) کے نام بھجواتے رہیں۔‘‘ (کتاب مالی قربانیاں، صفحہ 34)

جملہ ضلعی ومقامی امراء وصدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر مخلصین جماعت کے وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں مؤثر کارروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھی بھرپور تعاون فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو بپایہ قبولیت جگہ دے، تمام مخلصین جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے پناہ فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

قرارداد تعزیت بروفات محترمہ شاہدہ حامد صاحبہ آف قادیان
(اہلیہ محترم مولانا زین الدین حامد صاحب، صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

مورخہ 26 ؍جولائی 2017 بعد نماز مغرب یہ نہایت افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ محترم مولانا زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی اہلیہ محترمہ شاہدہ حامد صاحبہ کی نور ہسپتال قادیان میں وفات ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا　　　اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ حضرت مشتاق احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم ملک نذیر احمد صاحب درویش مرحوم قادیان کی دُختر تھیں۔ آپ نے نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور 1987 میں آپ کی شادی محترم مولانا زین الدین حامد صاحب سے ہوئی جو اُس وقت استاد جامعہ احمدیہ قادیان کے طور پر خدمت سلسلہ بجالا رہے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور اسلامی احکام پر سختی سے عمل کرنے والی اور مہمانوں کی خدمت نہایت خندہ پیشانی سے کرنے والی صابرہ، شاکرہ خاتون تھیں۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہ کرتی تھیں، باقاعدگی کے ساتھ بیت الدعا جایا کرتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے تربیتی اجلاسات، وقار عمل اور دیگر پروگراموں میں ذوق شوق سے شامل ہوتیں۔ خلافت سے سچا اور وفا کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ عرصہ ڈیڑھ سال سے علیل چلی آرہی تھیں، لیکن نہایت صبر اور دعاؤں کے ساتھ مرض کا مقابلہ کرتی رہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

مجلس عاملہ نظامت ضلع حیدرآباد، محبوب نگر، کاماریڈی اور تمام اراکین مجلس انصار اللہ ضلع حیدرآباد غمگین دلوں کے ساتھ محترم مولانا زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کو اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظم وممبران مجلس عاملہ
(مجلس انصار اللہ ضلع حیدرآباد، محبوب نگر، کاماریڈی)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

فرماتے ہیں ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری اور ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔

بہت بڑی بڑی برائیوں میں سے ایک برائی اور گناہ جھوٹ ہے۔ اس سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے یہاں تک کہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دوکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحے دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھتے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

ایک اعلیٰ خلق پردہ پوشی ہے جو صرف خلق ہی نہیں بلکہ اس سے انسان بہت سے جھگڑوں اور فسادوں سے بھی بچتا ہے اور دنیا کو بھی بچاتا ہے چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بہت ہو جاتی ہیں اور معمولی معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔ فرماتے ہیں ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا ایک ملاں نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرے کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اسکی دلجوئی ہو جائے۔ فرماتے ہیں کہ یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ فرماتے ہیں تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔

اپنے بھائی کی غلطی کو دیکھ کر کیا طریق اختیار کرنا چاہئے اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں: مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشے میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجاؤ۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔

توبہ کرتے رہو استغفار کرو دعا سے ہر وقت کام لو۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آپکی بیعت میں آکر آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والے اور اسے پورا کرنے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنے والے ہوں اور دنیا کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کرنے والے ہوں۔

……☆……☆……☆……

وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 31-Aug-2017 Issue No. 35

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانا ہے تو پھر آپؐ کا ہر عمل ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے عبادتوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہمارے لئے نمونہ ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو اس کے صرف نعرے نہ لگائے جائیں بلکہ اس عشق و محبت کا اظہار آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر ہونا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 ر اگست 2017 بمقام کالسروئے (جرمنی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم آج یہاں جلسہ میں شمولیت کے لئے جمع ہیں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا یہاں جلسہ کے لئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہا ہو شور شرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ یہاں کے پروگراموں میں شامل ہو کر ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔ پس اپنے اس مقصد کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے کا ہمارا کیا مقصد ہے۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے پیش کروں گا۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ عقائد کا اثر اعمال پر بھی ہوتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کر کے اور کما حقہ اس کو بجالاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دیئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی دنیاوی طاقتوں کو خدا ماننے لگ گئی ہیں ان کی جھولی میں گرنے لگ گئی ہیں اور یہ آجکل ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ افراد سے لے کر مسلمان حکومتوں تک کا یہی حال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے بار بار کہا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ اس کی تعلیم ہے خدا واحد لاشریک ہے۔ جو قرآن نے کہا وہ بالکل سچ ہے۔ سب بھلائیاں قرآن کریم میں تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کا حق بجالاؤ اور جو بندوں کے حق ہیں ان کو بھی ادا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اس سلسلہ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور دعا اور عبادت کی حقیقت کا علم ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے۔ مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ جب مؤمن ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معًا اس کے دل میں خیال گزرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معًا کہتا ہے۔ ایاک نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ مگر اس زمانے میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا کو ہی خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اس لئے قائم کیا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھ کو امام سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات کے واسطے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ زبانی باتوں کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے وہی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اول سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا نبی یقین کرے اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی۔

بہت سے لوگ ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی ضرورت کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر نیا سلسلہ قائم کر دیا کیا ضرورت تھی؟ فرماتے ہیں کیونکہ ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے ایسی صورت میں ان لوگوں کا اعتراض بے جا اور بیہودہ ہے۔ پس یاد رکھو کہ ایسا وسوسہ ہرگز کسی کے دل میں نہیں آنا چاہئے اور اگر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وسوسہ آ ہی نہیں سکتا۔ ہم حقیقی امن پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے اور ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ باتیں نہیں ان کی نظر ظاہر پر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں ان کے ہاتھ میں چھلکا ہے جس میں مغز نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب آپ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کروانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی پہچان کروانا ہے قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کروانا ہے تو ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں ہمیں اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کی اصلاح بھی اس کے مطابق کرنی چاہئے۔ پھر ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہماری بیعت یہ حقیقی رنگ لئے ہوئے ہے یا صرف زبانی باتیں ہی ہیں۔ کیا ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتے ہوئے اس کے لئے ہیں یا نہیں۔ بہت سے احمدیوں میں سے بھی ایسے ہیں کہ پانچ وقت نمازیں ادا نہیں کرتے اور ملنے پر مجھے بھی کہہ دیتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم ادا کیا کریں حالانکہ یہ تو ایک بنیادی چیز ہے جو ہر احمدی کا فرض ہے، ہر مؤمن کا فرض ہے، ہر مسلمان کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد تو ایک دلی شوق سے اور ذوق سے نمازیں ادا ہونی چاہئیں نہ یہ کہ نمازیں پوری نہ پڑھیں اور آگے سے کہہ دیا کہ دعا کریں کہ ہم نمازیں پڑھ لیں۔ جب خود احساس ہے کہ نمازیں نہیں پڑھتے تو پھر کوئی تدبیر بھی کرنی پڑے گی۔ خود کوشش کرنی پڑے گی۔ خود کوشش اور دعا کیوں نہیں کرتے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین جب کہتے ہیں تو صرف منہ سے کہنے کی بجائے ان الفاظ کو دل کی گہرائی سے دہراتے ہوئے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانا ہے تو پھر آپ کا ہر عمل ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ عبادتوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ معاشرتی تعلقات ہیں، گھریلو تعلقات ہیں، بیویوں سے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ آپ نے پیش فرمایا ہمارے لئے۔ لیکن بہت سارے ایسے ہیں جو گھروں میں فساد پیدا کرتے ہیں ان کے جذبات کا خیال رکھنا آپ نے ہمیں سکھایا بچوں سے شفقت سے پیش آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ دوسروں کے عمومی جذبات کا خیال رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا لڑائی جھگڑوں سے بچنے کی آپ نے تلقین کی اور ہمیں سکھایا اور اپنے عمل سے دکھایا۔ امانت میں خیانت نہ کرنا اس کی تو سخت تلقین اسلام کی تعلیم میں بھی ہے اور آپ نے کر کے دکھائی ہمیں۔ جیسے بھی حالات ہوں عاجزی اور انکساری دکھانا سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنا اور کون سا ایسا خلق ہے جس کی معراج ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر نہیں آتی۔ اگر ہم حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی غلامی میں بھیجا ہوا زمانے کا امام مانتے ہیں تو پھر اپنے عملوں کو بھی اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی ہمیں بلند کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر اس کے اوامر و نواہی کو دیکھ کر ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ کون کون سی نیک باتوں کو ہم کرنے والے ہیں اور کون سی ہم نہیں کر رہے۔ کون سی برائیوں کو ہم چھوڑ رہے ہیں اور کن کو ہم نہیں چھوڑ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام اور دعوے کو صحیح رنگ میں پہچاننے کی ضرورت ہے۔

پس یہ زمانہ جو دنیا کو اللہ تعالیٰ سے دور لے گیا ہے اور ترقی کے نام پر ہر روز ہر آنے والا دن دور لے جانے کے لئے ایک نئی کوشش کرتا چلا جا رہا ہے اس وقت میں یہ احمدی کا ہی کام ہے کہ اپنے تعلق باللہ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ہر چڑھنے والا دن اس معرفت میں ترقی کرنے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو اس کے صرف نعرے نہ لگائے جائیں بلکہ اس عشق و محبت کا اظہار آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ نعرے تو آپ کے نام کے لگا لئے اور اس کے بعد ظلم بھی آپ کے نام پر ہو رہا ہے آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ بہت ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں حکومتیں بھی اور تنظیمیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم کر رہی ہیں۔ وہ رحمۃ للعالمین جو تمام زمانے کیلئے رحمت بن کر آیا تھا ان کو انہوں نے ظلم کا نشان اپنے عملوں سے بنا دیا ہے۔ گو ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں اس لئے اس زمانے میں مسیح موعودؑ آئے تھے اور یہی ہم کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔

پس ہمیں اس حقیقی تصویر کو پیش کرنے کیلئے آپ کے ہر اُسوے کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہمارا ہر عمل اعمال صالحہ کا عمل ہو۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہر لمحہ اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے شیطان سے دور ہونا ہے اور رحمان کے قریب ہونا ہے ورنہ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے غیر بھی نمازیں پڑھتے ہیں لیکن اکثر ان کی نمازیں زمین پر ہی رہ جاتی ہیں وہ عرش پر نہیں جاتیں۔ عرش کے خدا کو ان نمازوں سے کوئی بھی غرض نہیں ہے کیونکہ ان میں اخلاص نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کیلئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں اڑایا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad